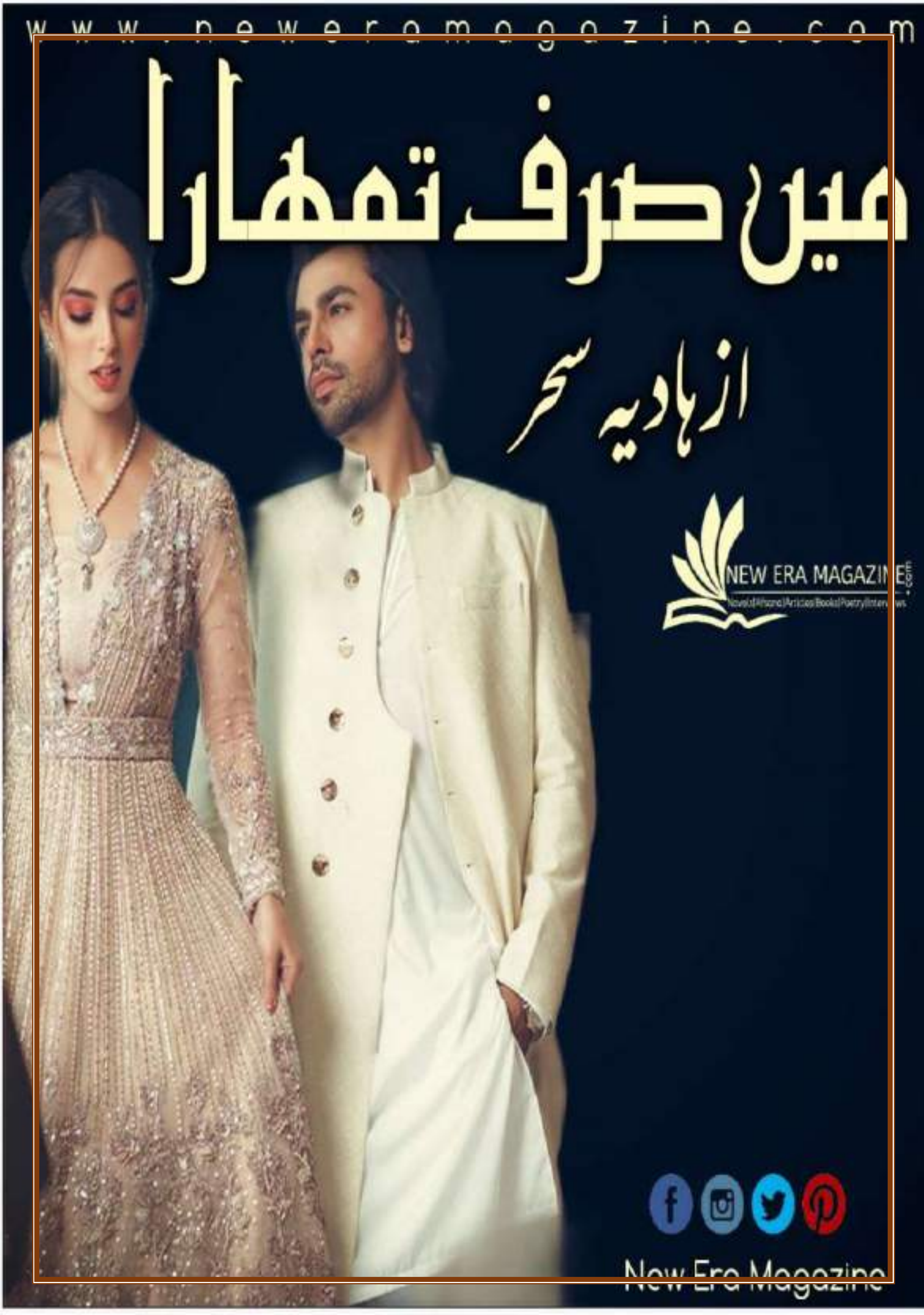

www.neweramagazine.com
میں صرف تمھارا
از ہادیہ سحر
NEW ERA MAGAZINE
New Era Magazine

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

میں صرف تمہارا

از ہادیہ سحر

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

اب اگر تم نے میرا نام لیا تو میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں فائزہ نے غصے سے ساحر کو کہا۔

کیا کہا نہیں چھوڑو گی واقعی نہیں چھوڑو گی ساحر خوشی سے بولا

کیا مطلب وہ ساحر کی شرارت سمجھ نہ پائی۔

مطلب یہ کہ اگر میں نے تمہارا نام نہ لیا تو تم مجھے چھوڑ دو گی جو کہ میں نہیں چاہتا اس لیے میں اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے تمہارا نام لوں گا پھر تو تم مجھ نہیں چھوڑو گی نا ساحر نے اسے تنگ کیا۔

ساحر تم فائزہ نے دانت کچکچاتے ہوئے کتاب اٹھا کر اسے مارنا چاہا مگر وہ بھاگ گیا۔

وہ دونوں بھی کینٹین میں چلی گئی یں۔

ہمیشہ کی طرح سموسے اور بوتل منگوا کر فائزہ نے ناشتہ کیا۔

چھوٹو پیسے۔۔اسنے ویٹر کو بلا کر پیسے دی ئے۔

باجی آپ کا بل ساحر بھائی دے گ ئے ہیں اس نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

تم تو اپنے یہ سونے کے دانت اندر کرو اس نے سارا غصہ اس پر اتارا۔

اس سے تو میں نمٹوں گی اچھے سے فائی زہ نے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

اس سے بعد میں نمٹ لینا اب چلیں کلاس میں اس کی بیسٹی ملائی کہ نے ہنستے ہوئے کہا اور وہ دونوں کلاس میں چل دیں۔

شومئی قسمت فائی زہ کے سامنے ہی ساحر بیٹھا مسکرا رہا تھا اس نے غصے سے رخ پھیر لیا اور ٹیچر کی جانب متوجہ ہو گئی۔

وہ دونوں چچازاد تھے اور ایک ہی گھر میں رہائش پذیر تھے وہ گہرے دوست ہونے کے ساتھ ساتھ گہرے دشمن بھی تھے جب جب ساحر اس سے اظہار محبت کرتا تب تب ان دونوں میں ٹھن جاتی۔

چھٹی ٹائم حسب معمول ساحر گاڑی لیے اس کا منتظر تھا ان دونوں میں چاہے جو بھی اختلاف ہوتا مگر وہ دونوں آتے جاتے ہمیشہ اکٹھے تھے اب بھی وہ منہ بنا کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔

ساڈا پیار امانت رکھ لے

نا جا اج قدماں نوں ڈک لے

گاڑی میں ساحر نے اپنی پسند کا گانا لگایا چند لمحے تو اس نے برداشت کیا مگر جب برداشت جواب دے گئی تو اس نے غصے سے سیل فون نکالا اور گانا لگادیا۔

"چین میرا لے گئی ہے اودل وچ بے گئی ہے

بلیاں تے چپ اودھے سب کج کہہ گئی ہے"

نوڈاؤٹ ساحر مسکرایا اس کی بات پر غور کر کے جب اس نے اپنے گانے پر غور کیا تو سٹپٹا کر میوزک بند کر دیا۔

کھانے میں کیا بنا ہے ساحر نے اندر داخل ہوتے ہی پوچھا جبکہ فائزہ اوپر اپنے کمرے میں چل دی۔

جیسے ہی رات کا ایک بجا اس کی آنکھ جھٹ سے کھل گئی۔

چند دنوں سے نا جانے کیوں اس وقت اس کی آنکھ کھل جاتی تھی۔

اس نے اٹھ کر اسائنمنٹ کمپلیٹ کی مگر نیند اب بھی کوسوں دور تھی۔

افففف آج اسائنمنٹ بھی کتنی شارٹ تھی اس نے کوفت سے سوچا۔

وہ ایک مقامی کالج میں پڑھتی تھی۔

www.neweramagazine.com

کیوں نا ساحر کو کال کر لوں ملائی کہ تو ابھی سوئی ہو گی اس نے سوچا اور ساحر کو کال کی۔

دوسری جانب ساحر جو کہ گہری نیند میں تھا اس کا فون دیکھ کر گھبرا سا گیا۔

فائزہ کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو نا اس نے بے چینی سے پوچھا۔

ہاں یار ٹھیک ہوں وہ نیند نہیں آرہی تھی تو تمہیں کال کر لی تم سو تو نہیں رہے تھے آخر میں معصومیت سے پوچھا گیا۔

نہیں میں اس وقت چوکیداری کر رہا تھا ساحر جل کر بولا۔

اوہ اچھا تم اچھے سے چوکیداری کروایسا نہ ہو گھر کا مالک تمہیں فون پر مصروف دیکھ کر نوکری سے نکال دے آخر میں فکرمندانہ انداز اپنایا گیا۔

فائزہ اس نے غصے سے کہا۔

ہاہاہا یار تپ کیوں رہے ہو اس نے تصور میں اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر حظ اٹھایا۔

نہیں میری جان میں کیوں تپوں گا تمہارا تو حق ہے مجھ پہ وہ مسکرایا۔

اب کی بار فائزہ چڑ گ ئی۔

بھاڑ میں جاؤ تم سٹوپڈ اس نے غصے سے فون رکھ دیا۔

کچھ دیر اس نے ناول پڑھا اور پڑھتے پڑھتے سو گئی۔

بائے دا وے رات کو نیند کیوں نہیں آرہی تھی کس کی یاد ستا رہی تھی ساحر نے اس کے گاڑی میں بیٹھتے ہی سوال داغا۔

تم منہ دھو رکھو تمہاری تو کم از کم نہیں آرہی تھی اس نے منہ بنایا۔

اچھا یاد آیا اس نے ماتھے پر ہاتھ مارا شادی پر جاؤ گی صنم کی۔؟

صنم ان کی کالج فیلو تھی اور ویک اینڈ پر اس کی شادی تھی۔

اب تک سوچا نہیں تم جاؤ گے فائزہ نے ساحر سے پوچھا۔

ہاں یار اس نے اتنے خلوص سے انوائٹ کیا ہے چلیں گے۔

اچھا چلو ٹھیک ہے فائزہ نے کہا۔

ساحر کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تم اتنے آرام سے کیسے مان گئی؟

تو اس میں کوئی مسلہ تو نہیں مجھے مناسب لگا تو۔۔۔

واہ واہ کیا بات ہے جناب کی اس نے گاڑی روکی اور ہمیشہ کی طرح فائی زہ کے لیے دروازہ کھولا وہ مسکرا کر اتری اور اپنی کلاس کی جانب چل دی جبکہ ساحر کو چند دوست مل گئے۔

اوئے ہیر مانی کہ نہیں ساحر کے دوست خوشب نے ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر ذو معنی انداز میں پوچھا۔

یار باقی سب تو مان جاتی ہے محبت نہیں تسلیم کرتی ساحر نے شکست خوردہ انداز میں کہا۔

اس کا یہ انداز دیکھ کر اس کے دوست پریشان ہو گئے۔

مان جائے گی یار علی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی تو یہ بتا کہ شادی پہ جائے گا صنم کی؟

ہاں ہم دونوں جائیں گے تم لوگوں کا کیا پلان ہے؟ اس نے سر جھٹک کر پوچھا۔

یار ہم سب اس کے لیے پیسے جمع کر کے اس کے جہیز میں حصہ ڈالنا چاہتے ہیں تو تو جانتا ہے نا وہ سفید پوش لوگ ہیں خوشب نے اسے بتایا۔

یار یہ تو بہت اچھی بات ہے وہ خوش ہوایوں ہی باتوں باتوں میں وہ کلاس میں پہنچ

گ ئے۔

چاچو آپ نے بلایا مجھے ساحر جو ابھی ابھی لوٹا تھا چچا کے بلاوے پر ان کے کمرے میں آ گیا۔

ہاں ساحر فائی زہ بتا رہی تھی کہ کسی دوست کی شادی ہے اور گفٹ لینا ہے مجھے ضروری کام سے جانا ہے تم اسے لے جاؤ اور یہ پیسے رکھ لو انہوں نے چند نوٹ اس کی جانب بڑھائے۔

چاچو پیسے ہیں میرے پاس آپ رہنے دیں اس نے انکار کیا۔

ہاہاہا وہ ہنسے کل تک جو ساحر آئی سکریم کھانے کے لیئے بھی میری جیب کی طرف دیکھتا تھا آج پیسے لینے سے انکار کر رہا ہے چاچو نے اسے چھیڑا۔

چاچو آپ بھی ناوہ جھینپا۔

یہ لے یار پیسے رکھ لے انہوں نے زبردستی اسے پیسے تھمائے۔

فائی زہ کے والد اور اسکے چچا بہت دوستانہ مزاج کے حامل تھے اس کے برعکس ساحر کے والد یعنی فائی زہ کے تایا بچوں سے فاصلے پر رہتے تھے۔

فائی زہ اور ساحر مارکیٹ چلے گ ۓ۔

ساحر: کیا لینا ہے اس کے لی ۓ؟

فائی زہ: ہم سب پیسے جمع کر کے اس کے جہیز کی کوئی چیز لے رہے ہیں مگر میں اپنی طرف سے سوٹ اور کچھ جیولری لوں گی کیا خیال ہے مناسب رہے گا؟

ساحر: ہاں ٹھیک ہے لیکن اپنی نہیں ہماری طرف سے لو میں چاہتا ہوں ساحر کا نام ہمیشہ فائی زہ کے ساتھ لیا جاۓ وہ مسکرایا۔

ساحر اس نے غصے سے کہا۔

جی جناب وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکا۔

مارکیٹ میں ہیں ہم یہ ڈرامہ بازی بعد کے لی ۓ سنبھال کر رکھو وہ دانت پیستے ہوۓ بولی۔

بعد کے لی ۓ؟ وہ معنی خیز انداز میں بولا شادی کے بعد کے لی ۓ۔

ساحر مر جاؤ تم وہ غصے سے بولی اور گاڑی کی جانب چل دی۔

سوری سوری یار مذاق کر رہا تھا وہ تیزی سے اس کے آگے آکر اس کا رستہ روک کر

بولا۔

ہٹو آگے سے تم نے یہ ہی بکواس کرنی ہوتی ہے مجھے تمہارے ساتھ آنا ہی نہیں چاہی ئے تھا وہ بدستور غصے میں تھی۔

اچھا نا سموسہ چاٹ پہلے کھاؤ گی یا گول گپے اب کہ اس نے لالچ دیا۔

سموسہ چاٹ یہ مت سوچنا کہ میں کھانے کی وجہ سے مانی وہ تو مجھے تمہاری شکل پر ترس آگیا تھا وہ بھرپور انداز میں مسکرائی۔

شکر ہے اسے مسکراتے دیکھ کر ساحر کی جان میں جان آئی۔

ساحر یہ ڈریس کیسا ہے اس نے کوئی دسویں کپڑے کے لی ئے پوچھا۔

بہت پیارا ہے خدا کے لی ئے لے لو اب وہ زچ ہوا۔

سر لگتا ہے آپ کی مسز کو کچھ دیر سے پسند آتا ہے سیلز مین مسکرایا۔

شٹ اپ مسز نہیں ہوں میں اس کی اور تمہارا کام کپڑے دکھانا ہے وہ دکھاؤ فائی زہ نے تپ کر کہا۔

سوری میم وہ منمنایا۔

کپڑے لینے کے بعد ساحر سیلز مین کے نزدیک ہوا اور مسکرا کر بولا ویسے ہے تو نہیں لیکن اللہ تمہاری زبان مبارک کرے۔

بیسٹ آف لک سر وہ خوشدلی سے بولا۔

ویسے سیلز مین کا جملہ۔۔۔ساحر پلیز وہ اس کی بات کاٹ کر بولی میں بہت تھک گ ئی ہوں گھر جا کر بات ہو گی یہ کہہ کر فائی زہ نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندلیں۔

ساحر لب بھینچ کر رہ گیا نا جانے کیوں وہ اسے نظر انداز کرتی تھی اس موضوع سے کیوں کتراتی تھی۔

کہیں اس کے دل میں کوئی اور تو نہیں پھوپھو کا ذیشان یا کوئی اور۔۔۔۔

نہیں نہیں اس نے سر جھٹکا ایسا نہیں ہو سکتا میں اس سے پیار کرتا ہوں یہ مجھ سے نہیں کرتی کوئی بات نہیں آج نہیں تو کل میں اس کے دل میں جگا بنا ہی لوں گا اس نے پختہ عزم کیا۔

فائی زہ اترو گھر آگیا ہے اس نے فائی زہ کو پکارا اور اس کی جانب کا دروازہ کھولا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فائی زہ گاڑی سے اتر کر اندر چلی گ ئی۔

وہ اس کا سامان لے کر اندر آیا فائی زہ شام میں کچھ دیر میرے ساتھ پارک چلنا اس نے سامان رکھتے ہوئے کہا۔

اچھا ابھی تو میں بہت تھکی ہوں سو شام کو دیکھیں گے وہ بولی۔

لیٹتے ہی ملائی کہ کا فون آگیا اس سے بات کرتے کرتے نا جانے کب اس کی آنکھ لگ گ ئی۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو رات کے آٹھ بج رہے تھے اس نے اٹھ کر ہاتھ منہ دھویا لباس بدلا اور نیچے آگ ئی جہاں امی اور تائی کھانا لگا رہی تھیں ابو اور چاچو بھی یہیں ہیں تو ساحر کہاں ہے اس نے چاروں جانب نظر دوڑائی۔

افففففف! ساحر نے تو مجھے شام کو پارک میں بلایا تھا اس نے ماتھے پر ہاتھ مار کر کہا۔

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ اس نے باآواز بلند سلام کیا سب کی نظریں اس کی جانب اٹھیں۔

اٹھ گ ئی مہارانی اس کی والدہ نے طنز کیا۔

ادھر آجاؤ میرا بچہ تائی نے اسے بلایا۔

شاپنگ نہیں دکھائی اپنی انہوں نے استفسار کیا جی تائی تھک گ ئی تھی کھانے کے بعد دکھاؤں گی اس نے باپ کی جانب دیکھ کر کہا۔

تائی امی ساحر کہاں ہے ؟اس نے پوچھا

پتہ نہیں تمہیں جگانے گیا تھا پھر ضروری کام کا کہہ کر چلا گیا تائی امی نے بتایا۔

اف اب کیا کروں اسے سخت شرمندگی ہوئی۔

فون نکال کر اس نے ساحر کا نمبر ملایا جو بند جا رہا تھا اچانک اس کی نظر مسڈ کالز پر گ ئی اس نے نوٹیفیکیشنز آف کی ئے تھے اس لی ئے پہلے نہیں دیکھ پائی۔

ساحر جب ناراض ہوتا تھا سیل آف کر دیتا تھا ابھی تو اس کی ناراضگی بجا تھی اس نے چھتیس بار فون کیا تھا۔

اس نے ساحر کو میسج کیا اور فون رکھ دیا۔

کھانے کے وقت تو جان چھوڑ دیا کر واسکی امی نے اسے ڈانٹا تو وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔

کھانے کے بعد اس نے سب کو اپنی شاپنگ دکھائی سب نے ہی خوب تعریف کی وہ بے دلی سے کپڑے سمیٹ کر کمرے میں آگ ئی۔

ساحر اور وہ گہرے دوست تھے مگر پچھلے چند مہینوں سے ساحر اس دوستی کو محبت میں بدلنا چاہ رہا تھا اور وہ یہ سب قبول کرنے سے انکاری تھی اس کو خوف تھا کہ اگر اس نے ساحر کی محبت قبول کر لی تو ان کی دوستی ختم ہو جائے گی جو اسے کسی صورت منظور نہیں تھا۔

کافی دیر وہ ٹہلتی رہی بالاخر تھک کر بیٹھ گ ئی اس نے دوبارہ اس کا نمبر ملایا جواب تک بند تھا۔

رات کے دس بج رہے تھے جب ساحر آیا اس نے کھڑکی سے اسے آتے دیکھ لیا اور جلدی سے نیچے چلی گ ئی۔

ساحر کہاں تھے تم وہ پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ سرخ چہرے سے بولی۔

ساحر جو کہ ابھی لاؤنج میں بیٹھا تھا اس کو دیکھ کر رہ گیا۔

تمہاری وجہ سے میں نے آج دوستوں کو منع کیا کہ میں آج ان کے ساتھ نہیں جا سکتا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب تم نے جاناہی نہیں تھاتوامی کیوں بھری اسی وقت انکار کر دیتی میرے دوست الگ ناراض ہوگئے۔ساحر نے غصے سے کہا۔

ساحر تمہارے دوست کیا مجھ سے زیادہ اہم ہیں فائزہ نے ناراضگی سے کہا۔

ساحر کی ایک بیٹ مس ہوئی وہ تیزی سے اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا۔

فائزہ میری زندگی میں تم سے اہم کوئی نہیں بلکہ تم تومیرے لئے سانس کی طرح ضروری ہو اگر تم نہیں تو میں بھی نہیں وہ جذبات سے چور انداز میں بولا۔

فائزہ گھبرا گئی اچھانیچے سے تو اٹھو نا۔

نہیں پہلے تم مجھے بتاؤ تم کیوں اس موضوع سے کتراتی ہو؟

یار نہیں کتراتی اس نے نظریں چرائیں اور جانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی اگلے ہی لمحے ساحر نے کھڑے ہو کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر اسے جانے سے روکا۔

ساحر کیا بد تمیزی ہے یہ اس نے ہاتھ چھڑانا چاہا۔

اسکو محبت کہتے ہیں بد تمیزی نہیں تم ہاں کرو تو میں امی سے بات کروں اس نے اسکا ہاتھ تھام کر کہا۔

ساحر مجھے تم شوہر کے روپ میں قبول نہیں اس نے رخ موڑ کر کہا۔

ساحر کے دل کو دھکا سا لگا مگر کیوں؟

وہ بے چین ہوا؟

ساحر ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں اس نے نرمی سے کہا اور آر یا پار کا فیصلہ کیا۔

ساحر اس کا ہاتھ چھوڑ کر سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

ساحر تم جانتے ہو تم اور ملائی کہ میرے بہترین دوست ہو جن کو میں کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتی جو رشتہ تم مجھے قبول کرنے کو کہہ رہے ہو اس کی صورت میں تم میرے شوہر میرے محبوب تو ہو گے مگر میرا دوست کھو جائے گا فائی زہ نے کہا۔

واہ واہ کیا بات ہے تم سے کس نے کہا کہ تمہارا شوہر بنوں گا تو دوست نہیں رہوں گا اس نے تیکھے انداز میں پوچھا۔

کہنا کس نے ہے اتنی عقل تو مجھ میں بھی ہے اس نے اترا کر کہا۔

اگر میں وعدہ کروں کہ ہمیشہ تمہارا دوست بن کر رہوں گا پھر تو تمہیں کوئی اعتراض نہیں نا ساحر نے کہا۔

ساحر یہ ممکن نہیں اس نے نفی میں سر ہلایا۔

کیا تم کسی اور کو پسند کرتی ہو اس کے بدترین خدشات اس کی زبان پر آگ ئے۔

پاگل ہو کیا ایسی بات ہوتی تو کیا میں تمہیں نہ بتاتی اس نے اس طرح کہا جیسے کہ ساحر نے کوئی ناممکن بات کہہ دی ہو۔

تو پھر میں آج ہی امی سے بات کرتا ہوں اس نے ان کے کمرے کا رخ کیا۔

رکو رکو پلیز اس نے تیزی سے اسے روکا۔

دیکھو تم مجھے کچھ وقت تو دو فائزہ تھکے تھکے انداز میں بولی۔

وہ بھرپور انداز میں مسکرایا لے لو جتنا وقت لینا ہے مگر فیصلہ میرے ہی حق میں ہونا چاہئے۔

دیکھو نا اجارہ داری ہے یہ یہی تو میں تمہیں سمجھانا چاہ رہی تھی کہ پھر تم مجھ پر حکم چلاؤ گے اپنی ہی منواؤ گے فائزہ تیزی سے بولی۔

افففف وہ سر پیٹ کر رہ گیا کیسے سمجھاؤں اس کم عقل لڑکی کو۔

اگلے دن موسم ابر آلود تھا اور کالج جاتے ہوئے گاڑی بھی خراب ہو گئی ساحر نے

پاس ہی موجود میکینک سے رابطہ کیا اور گاڑی اس کے حوالے کر کے وہ دونوں پیدل ہی چل دی ئے کیونکہ وہ کالج کے نزدیک آ چکے تھے کہ اچانک بارش کی موٹی موٹی بوندیں برسنے لگیں وہ دونوں تیزی سے ایک دکان کے شیڈ کے آگے کھڑے ہو گ ئے

کچھ دیر گزرنے کے بعد بھی بارش نہ تھمی تو فائی زہ بولی ہم چھتری بھی نہیں لائے اب بھیگتے ہوئے کیسے جائی یں۔

تم رکو میں ایک منٹ میں آیا وہ اپنی کتابیں اس کے حوالے کر کے تیزی سے چلا گیا۔

ہمیشہ جلدی میں ہوتا ہے بتا کر تو نہیں جاتا سٹوپڈ فائی زہ نے منہ بنایا جو اسے بہت اچھے سے بنانا آتا تھا۔

چند منٹ بعد وہ ہاتھوں میں چھتری تھامے آیا اور اس کی جانب بڑھائی۔

تم یہ لینے گ ئے تھے؟

فائی زہ کو اس کے ک ئی یر نگ انداز پر خوشی ہوئی۔

ہاں نا تم بھیگ جاتی اب سردیاں تو ہیں نہیں کہ میں تمہیں اپنی جیکٹ اتار کر دیتا وہ شریر

ہوا۔

بس بس یہ لواپنی بکس اس نے اسے بکس تھمائی یں اور چل دی۔

ویسے یار موسم کتنا اچھا ہے ناواپسی پر کچھ کھاپی کر جائی یں گے ساحر نے کہا اور اسے حیرت کا دوسرا جھٹکا لگا۔

ساحر تم ٹھیک تو ہو نا تم تو بہت تنگ ہوتے ہو ایسے باہر کھانے سے اور آج۔۔وہ حیرت سے بولی۔

یار جب زندگی تمہارے ساتھ گزارنی ہے تو تمہارے رنگ میں تو رنگنا ہی ہے نا وہ مسکرایا۔

ساحر وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

جی جناب کالج آگیا ہے باقی غصہ واپسی کے لیئے وہ ہنستے ہوئے اپنے دوستوں کی جانب چل دیا جو کہ غالباً اسی کے انتظار میں کھڑے تھے۔

آج انگلش کا ٹیسٹ تھا مگر بارش کی وجہ سے میم مومنہ غیر حاضر تھیں سو سب نے خوشی منائی سوائے فائی زہ کے

ملائی کہ کو فائی زہ نے ساحر کی رات کی گفتگو کے بارے میں بتایا۔

یار بہت اچھا ہے ساحر کتنا خیال رکھتا ہے تمہارا اور کب سے تمہیں منا رہا ہے اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک کہیں اور دل لگا چکا ہوتا سب سے بڑی بات بچپن سے تمہارے ساتھ ہے تم ہمیشہ اپنے والدین کی آنکھوں کے سامنے رہو گی فائی دے ہی فائی دے وہ مسکرائی۔

اچھا اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

واپسی پر ساحر نے اسے گول گپے سموسہ چاٹ اور سب الا بلا کھلایا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غرضیکہ آج کا دن بہت اعلی گزرا۔

گھر آکر وہ لمبی تان کر سو گئی۔

شام میں وہ اٹھی تو امی نے بتایا پھوپھو آرہی ہیں کچھ دیر میں تو تیاری کر لو کھانا تو ہم تیار کر لیں گے تم اپنا حلیہ درست کر لو۔

اچھا امی پھوپھو اکیلی آرہا ہیں یا ان کے ساتھ ان کا نمونہ بھی فائی زہ نے اکتا کر پوچھا۔

بری بات بڑا ہے وہ تم سے تمیز سے نام لو اس کا امی نے ڈانٹا۔

اتنے میں تائی بھی اوپر آگ ئی یں۔

ارے اٹھ گیامیرا بچہ وہ اسے دیکھ کر نہال ہوئی یں ان کی اپنی بیٹی نہیں تھی اور یہ کمی فائی زہ نے ختم کردی تھی اس لی ئے وہ ان کی لاڈورانی تھی۔

ٹھیک تو کہہ رہی ہے نمونہ ہی ہے وہ انہوں نے اس کی بات سن لی تھی فوراً تائی ید کی۔

بھابھی آپ نے ہی بگاڑا ہے اسے کچھ کہنے دیتی نہیں فائی زہ کی والدہ نے شکوہ کیا۔

میری بیٹی جائے جا کر تیار ہوانہوں نے دیورانی کو گھورااور فائی زہ کو تیار ہونے بھیج دیا۔

ابھی وہ لباس بدل کر حلیہ بہتر کر کے نکلی تھی کہ کسی نے ایک دم سے اسے ڈرایاہاؤ۔

لاحول ولااس نے منہ بنا کر پیچھے دیکھا تو ذیشان کھڑا مسکرارہا تھا۔

افففف ذیشان بھائی آپ کی حرکتیں بالکل نہیں بدلیں مجھے لگا سدھر گ ئے ہونگے آپ اب تک ویسے ہی ہیں اس نے منہ بنایا۔

ہاہاہاہاہاہم بدلنے والوں سے نہیں اس نے ڈائی یلاگ بولا۔

اف بھائی آپ پھر شروع ہو گ ئے وہ اکتا کر مڑی میں پھوپھو سے مل لوں۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُاَللہِ وَبَرَکَاتُہُ پھوپھو کیسی ہیں وہ گرمجوشی سے ان کے گلے لگی انہوں نے بھی جواباً اُسے خود میں بھینچا۔

کیسا ہے میرا بچہ کبھی نہیں آئی پھوپھو سے ملنے یاد نہیں آتی کیا؟ انہوں نے اسے پاس بٹھا کر لاڈ سے پوچھا۔

اس نے ان کے کندھے پر سر رکھا پھوپھو اب آپ آگئی ہیں نا تو میں نے آپ کو جانے نہیں دینا بس آپ اپنے سڑو بیٹے کو واپس بھیج دیں اس نے سرگوشی کی اور وہ ہنس دیں اس نے پھر تمہیں ستایا ہے؟

بہت دنوں بعد آئی ہو نزہت کچھ دن تو رکو گی نا تائی نے ان سے پوچھا۔

جی بھابھی ارادہ تو یہی پھوپھو نے مسکرا کر جواب دیا اتنے میں ساحر اور ذیشان داخل ہوئے۔

ساحر نا محسوس انداز میں آ کر فائزہ کے ساتھ بیٹھ گیا فائزہ نے تشکر آمیز انداز میں اسے دیکھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ ذیشان کی وجہ سے ادھر بیٹھا ہے کہ وہ نہ اس کے پاس آ سکے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بڑے اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے کہ چچا اور تایا کے آجانے سے محفل میں اور جان آگ ئی۔

ذیشان ساحرا اور فائی زہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا کھانے کے بعد قہوے کا دور چلا اور فائی زہ نے خوشدلی سے قہوہ بنا کر سب کو دیا۔

امی کو امپریس کر رہی ہو تو وہ پہلے ہی امپریس ہیں ذیشان نے اسے چھیڑا اور سب ہنس پڑے وہ جانتا تھا کچن سے اس کی جان جاتی ہے کھانا بھی گرم کرنے کے لی ئے وہ امی کی منتظر ہوتی۔

ذیشان بھائی اس نے احتجاج کیا۔

اتنے میں فائی زہ کے فون کی بیل بجی اور وہ سب سے معذرت کرتی کمرے میں چلی گ ئی۔

کال کیوں کی اس نے آہستہ آواز میں پوچھا جیسے اسے ڈر ہو کہ آواز کوئی سن لے گا۔

زہر لگتا ہے ذیشان جب گھور رہا ہوتا ہے تمہیں خود تو توفیق نہیں ہوئی کہ اٹھ جاؤ وہاں

سے تب میں نے کال کی ساحر نے پھولے منہ سے کہا۔

وہ ہنس دی ان کا گھورنا کیوں برا لگتا ہے تمہیں تم کیا نہیں گھورتے مجھے ؟فائی زہ نے اسے چھیڑا۔

فائی زہ میں پیار کرتا ہوں تم سے اسے غصہ آگیا میرا حق ہے تم پر اسے تمہیں دیکھنے کا کوئی حق نہیں اس میں اور مجھ میں بہت فرق ہے۔

اچھا سوری اسے ایکدم سے یاد آیا ذیشان اسے کیسے دیکھ رہا تھا اور اس کے پاس ہی بیٹھ جاتا اگر ساحر بروقت اس کے پاس نہ بیٹھتا۔

اٹس او کے کل جانا ہے نا شادی میں ساحر نے پوچھا؟

جی جاؤں گی کالج نہیں جاتی فائی زہ نے اسے آگاہ کیا۔

لیکن فنکشن تو رات میں ہے نا وہ حیران ہوا۔

تو تیاری بھی تو کرنی ہے وہ مسکرائی۔

تمہیں تیاری کی کیا ضرورت ہے اس نے بے ساختہ کہا۔

وہ مسکرا دی۔

ساحر کو لگا اس نے سنا نہیں ورنہ اب تک شروع ہو چکی ہوتی۔

اچھا چلو سو جاؤ ساحر نے کہا۔

ساحر فائی زہ نے اسے پکارا۔

جی وہ دل و جان سے متوجہ ہوا۔

تھینکس آج کیلیۓ وہ مشکور ہوئی۔

اچھا وہ مسکرایا قیمتی چیزوں کی حفاظت تو کرتے ہیں نا اس نے کہہ کر فون بند کر دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

صبح وہ خاصی دیر سے جاگی اٹھ کر فریش ہو کر نیچے آگئی جہاں سب خوش گپیوں میں مصروف تھے جبکہ پھوپھو یہ سمجھ کر خوش رہی تھیں کہ فائی زہ اور ساحر نے ان کی وجہ سے چھٹی کی جس کا اظہار وہ وقتاً فوقتاً کر رہیں تھیں۔

ناشتہ کر کے اس نے دن کے کھانے میں اعلی سی بریانی بنائی۔

یہ تم آج کچن میں ساحر حیران ہوا۔

اپنے ہاتھ کی بریانی کھانے کو دل کر رہا تھا کھا کے بتانا کیسی ہے فائی زہ نے برتن ٹیبل پر لگاتے ہوئے کہا۔

تم بنائی ہے تو ظاہر ہے اچھی ہی ہو گی وہ محبت سے بولا۔

یہ تم دل رکھنے کو کہہ رہے ہو کیا پتہ اتنی بری ہو کے کھائی ہی نا جا سکے فائی زہ نے اس کی بات کی تردید کر دی۔

اچھا چلو کھا کے بھی دیکھ لیں گے وہ ہولے سے ہنسا۔

آج ان کے والد بھی گھر ہی تھی بہن کی وجہ سے۔

سب نے بہت تعریف کی بریانی کی جبکہ تائی نے تو خوش ہو کر اسے فوراً ہزار روپیہ دیا۔

ویسے یہ بریانی مہنگی نہیں پڑی امی ساحر نے شرارت سے کہا۔

اتنی اعلی تھی تم خواہ مخواہ کہتی ہو میری بیٹی کو کچھ نہیں بنانا آتا اتنی اچھی بریانی تو تم بھی نہیں بناتی تائی نے اپنی دیورانی کو کہا۔

سب ان کے پیار سے واقف تھے اس لیے مسکرا دیے۔

شام میں اس نے پیلے اور سبز کے امتزاج کا مہندی کی مناسبت سے خوبصورت سا ڈریس پہنا۔

ایک ہاتھ میں پیلی اور سبز چوڑیاں اور الٹے ہاتھ پر مہندی لگائے ہلکی پھلکی جیولری اور

ہلکے سے میک اپ کے ساتھ وہ دل میں اتر جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔

وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو تائی نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا پھوپھو نے بھی اسے بے ساختہ چوما۔

ساحر کہاں ہے دیر نا ہو جائے فائی زہ فکر مند ہوئی۔

آجائے گا ابھی تائی کی بات آدھی منہ میں ہی تھی کہ ساحر اور ذیشان اندر داخل ہوئے ساحر نے اسے دیکھا تو دیکھتا رہ گیا اس کے گھورنے پر سٹپٹایا اور سب کی طرف دیکھا مگر ساحر کا یوں ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا کسی نے نہیں دیکھا تھا۔

میں بھی چلوں ساتھ ذیشان نے کہا اور فائی زہ کے منہ کے زاویے بگڑے بھائی ہم دونوں کو ہی انوائیٹ کیا ہے سو مناسب نہیں لگتا ساحر نے شائستگی سے کہا بڑا آیا کباب میں ہڈی بننے والا وہ دل میں بولا۔

ساحر چلیں اس نے پرس ہاتھ میں تھامتے ہوئے کہا۔

چلو وہ جانے کے لیے مڑا اچھا امی میں چلتی ہوں وہ تیزی سے بولی تائی پھوپھو اللہ حافظ وہ ان سب سے مل کر باہر نکل آئی۔

بہت خوبصورت ماشاءاللہ ساحر نے کہا۔

ساحر فائی زہ بولی۔

یار میری تو نظریں ہی نہیں ہٹ رہیں ساحر نے کہا۔

چھچھورے آگے دیکھ کر گاڑی چلاؤ فائی زہ تپ کر بولی۔

یارررررر کسی ڈریس کی تعریف کرنا چھچھورپن کے زمرے میں آتا ہے ساحر نے معصومیت سے پوچھا۔

ساحر تم۔۔۔ وہ دانت پیس کر بولی تم میرے ڈریس کی تعریف کر رہے تھے مجھے لگا میری کر رہے ہو۔

تمہاری؟؟؟؟اس نے حیرانگی سے کہا تم بھی ویسے ٹھیک ہی لگ رہی ہو اس نے فائی زہ کا دل جلایا۔

تم بھی سڑے ہوئے کریلے ہی لگ رہے ہو ابھی وہ مارکیٹ میں تھے کہ ساحر نے گاڑی روک دی میں کچھ مٹھائی وغیرہ لایا تم گاڑی میں ہی بیٹھو ساحر اسے کہہ کر اترا۔

کچھ دیر بعد اس کی واپسی بھرے ہاتھوں ہوئی اس نے شاپر پیچھے سیٹ پر رکھے اور ایک

کاغذ میں لپٹی چیز کھولنے لگا۔

ساحر کیا ہے یہ فائزہ نے بے صبری سے پوچھا۔

سامنے پھولوں کے گجرے اس کا دل خوش کر گئے تھینکس ساحر تم کتنے اچھے ہو وہ خوش ہوئی۔

ہاتھ آگے کر دو وہ اس کی جانب مڑا نہیں میں پہن لوں گی وہ زندگی میں پہلی دفعہ اس کی لو دیتی نظروں سے گھبرائی۔

کوئی نہیں میں ہی پہناؤں گا اس نے اس کی خالی کلائی کو اپنے چاہت سے لائے گجروں سے بھر دیا۔

اس کے رخساروں پر لالی بکھر گئی اور وہ رخ موڑ کر بیٹھ گئی۔

تینوں لکھاں توں چھپا کے رکھاں

اکھاں تے سجا کے

تواں میری وفا رکھ اپنا بنا کے

میں تیرے لئی آں تیرے لئی آں یارا

نہ پاویں کدے دوریاں

میں جیناہاں تیرا تو جیناں ہے میرا

دس لیناکی نخراد کھاکے

دل دیاں گلاں کراں گے نال نال بے کے

گاڑی میں لگاگاناساحر کے جذبات کی ترجمانی کررہاتھا۔

گاڑی میں ان دونوں کی جانب سے معنی خیز خاموشی چھائی تھی۔

وہ صنم کے گھر پہنچے تورونقیں عروج پر تھیں۔

لڑکے والے مہندی لے کر آئے توخوب ہلاگلاہواسب نے ہی ان دونوں کی تعریف کی۔

واپسی پر ساحر نے فائی زہ سے کہاایک بات کہوں مانوگی پلیز انکار مت کرنا۔

وہ گھبرا گئی کیابات؟

مجھے ایک تصویر بنانے دو تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو ساحر نے لجاجت سے کہا۔

ٹھیک وہ خوش ہوئی تصویریں وہ ہمیشہ بہت دل سے بنواتی تھی۔

گھر پہنچ کر وہ فوراً سو گ ئی آج وہ بہت تھک گ ئی تھی اگلے دن اتوار تھا وہ کافی دیر سے جاگی۔

آج صنم کی بارات تھی اور دن کا فنکشن تھا اس نے سب گفٹس ساحر کی گاڑی میں رکھوائے اور پھوپھو کے پاس آگ ئی تم ملتی ہی نہیں ہو پھوپھو نے شکوہ کیا۔

پھوپھو شادی ختم ہو پھر سارا وقت آپکا اس نے انہیں دلاسا دیا اور مہندی کے بارے میں بتانے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں گھر میں بیٹھ کر بور ہو جاتا ہوں ذیشان نے شکوہ کیا۔

تو بھائی آپ واپس چلے جائیں اس نے اس نے خلوص دل سے مشورہ دیا تو سب ہنس پڑے مگر ذیشان کا منہ بن گیا اس نے فوراً فائزہ کی والدہ کو مخاطب کیا دیکھ رہی ہیں آپ یہ کیا کہہ رہی ہے؟

بری بات فائزہ ایسے کہتے ہیں بھائی کو انہوں نے اسے ڈانٹا۔

سوری اس نے منہ بسورا۔

کب بڑی ہو گی تم بچوں والی عادتیں ہی نہیں جاتیں تمہاری انہوں نے اسے لتاڑا۔

اس کی آنکھیں چھلکنے کو بے تاب تھیں وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی کمرے میں چلی گ ئی۔

بھابھی آپ نے خواہ مخواہ ڈانٹ دیا اسے پھوپھو نے کہا۔

ذیشان جاؤ میری بیٹی کو منالاؤ انہوں نے اسے گھورا۔

وہ تابعداری سے اوپر چلا گیا۔

اس کے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ بیڈ پر بیٹھی روتی نظر آئی۔

ارے ارے رو کیوں رہی ہو ذیشان نے اسے رونے سے روکا۔

آپ نے مجھے ڈانٹ پڑوائی سب کے سامنے اور میں روؤں بھی نا فائزہ سرخ ناک کے ساتھ بولی۔

اچھا سوری اس نے دونوں کان پکڑے۔

ناٹ اوکے فائزہ بدستور خفا تھی۔

اچھا جو سزا دو گی مجھے قبول ہے ذیشان بے چارگی سے بولا۔

سٹ سٹینڈ کریں دس دفعہ وہ اب کے مسکرائی۔

یار بڑا ہوں تم سے تھوڑا لحاظ کر لو وہ منمنایا۔

ذیشان بھائی اگر مجھے راضی کرنا ہے تو سزا قبول کریں وہ اکڑی۔

تمہاری ہر سزا دل و جان سے قبول ہے وہ مسکرایا اور اٹھک بیٹھک کرنے لگا۔

دس ہونے پر فائزہ نے اسے روک دیا اور کھلکھلائی میں منہ دھو کے آئی پھر نیچے چلتے ہیں وہ منہ دھو کر اس کے ساتھ نیچے آگئی۔

آگئی میری بیٹی تائی نے پیار سے کہا کبھی تم اور کبھی ساحر اس کو ستاتے ہو خبر دار جو اب کسی نے اسے تنگ کیا ہو انہوں نے ان دونوں کو دھمکایا۔

ساحر جو کہ ابھی اپنے کمرے سے باہر نکلا تھا جھٹ سے بولا کیوں الزام لگا رہی ہیں مجھ معصوم پر کب ستایا میں نے اسے ہر وقت اس کی جائز ناجائز فرمائشیں پوری کرتا رہتا ہوں پھر بھی زیر عتاب رہتا ہوں کبھی محترمہ کو آدھی رات کو آئس کریم کھانی ہوتی ہے تو کبھی اس کو آدھی رات کو چاند تارے دیکھنے ہوتے ہیں ساحر نے اسکی

فرمائی شی لسٹ بتائی توسب کے چہروں پر دبی دبی مسکان آگ ئی۔

ساحر تم بہت اچھے ہو مگر ذیشان بھائی سے زیادہ نہیں فائی زہ نے معنی خیز انداز میں کہا۔

انہوں نے تو میرے لی ئے۔۔۔۔

فائی زہ۔۔۔ذیشان نے اسے تنبیہی انداز میں پکارا۔

ہاہاہا نہیں بتاتی راز ہے اسنے ہنس کر کہا جبکہ ساحر کی آنکھوں میں مرچیں سی بھرنے لگیں۔

فائی زہ ساحر نے اسے مخاطب کیا ہم نے بارات پر بھی جانا ہے تیاری میں تم کافی وقت لگاؤ گی لہٰذا تیاری شروع کرو۔

ہاں ٹھیک کہہ رہا ہے ساحر اس کی والدہ نے اس کی تائی ید کی۔

چلیں میں جارہی ہوں ساحر تم بھی ہو جاؤ وہ یہ کہہ کر چل دی۔

پنک کلر کا گھٹنوں تک آتا فراک نیچے ہیل اور پنک کلر کی جیولری کے ساتھ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس نے آخری بار آئی ینہ دیکھا تو آئی ینے میں ساحر کا عکس نظر آیا وا بھی ابھی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔

www.neweramagazine.com

کس لیے دیکھتی ہو آئینہ

تم تو خود سے بھی زیادہ خوبصورت ہو

جون ایلیا

اس نے بے ساختہ یہ شعر پڑھا۔

اپنی تعریف کسے بری لگتی ہے وہ مسکرائی۔

اچھی لگ رہی ہوں نا اس نے پیچھے مڑتے ہوئے کہا۔

اچھی نہیں بے حد اچھی اس نے کھل کر سراہا مگر ایک کمی ہے وہ ڈریسنگ ٹیبل پر دیکھنے لگا۔

فائزہ نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا جواب اسے کالا ٹیکا لگا رہا تھا۔

ساحر تم مانتے ہو یہ سب اس نے حیرت سے پوچھا۔

پتہ نہیں مگر میں نہیں چاہتا تمہیں کسی کی نظر لگے وہ محبت سے بولا۔

اچھا اس نے پرس تھاما اب چلیں۔

کل تو تمہارے پاس کوئی اور پرس تھا ناساحر نے اسکا پرس دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں وہ کل کے ڈریس کے ساتھ میچ کرتا تھا یہ آج کے وہ اس کی حیرت پر مسکرائی۔

اچھا کل ملائی کہ نہیں آئی تھی ناساحر نے فائی زہ کے قدم سے قدم ملا کر چلتے ہوئے پوچھا۔

نہیں آج آئے گی فائی زہ نے جواب دیا اور خواتین کی جانب بڑھ گ ئی سب سے ملنے کے بعد وہ دونوں سب کی دعاؤ ں میں رخصت ہوئے۔

وہ جو ہم سب کی طرف سے گفٹ تھا وہ کہاں ہے ساحر نے پوچھا۔

وہ ہم نے رات ہی آنٹی کے حوالے کر دیا تھا فائی زہ نے باہر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

فائی زہ میں چاہتا ہوں یہ سفر کبھی ختم نہ ہو وہ رومانٹک موڈ میں بولا۔

ہاں تم تو یہ ہی چاہتے ہو کہ ہم شادی میں دیر سے پہنچیں اس نے اس کے رومانٹک موڈ کا بیڑا غرق کر دیا۔

بارات آئی تو سب سے آگے فائی زہ پھول پھینکنے کو کھڑی تھی ساحر شرارت سے اس کے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا۔

اب بچ رہے ہیں اکیلی تم اچھی نہیں لگ رہی تھی اور اس کی پلیٹ تھام کر پھول پھینکنے لگا۔

ساحر تم۔۔۔اس نے دانت کچکائے اور پلیٹ اس کے ہاتھ میں تھما کر اندر کی جانب چل دی۔

پورے فنکشن میں ساحر کی نظریں اسی ساحرہ پر تھیں جو آج غضب ڈھا رہی تھی۔

ایکسکیوزمی فائزہ کے سامنے آ کر ایک شخص بیٹھا۔

آپ کو مینرز نہیں ہیں کسی کی ٹیبل پر بیٹھنے سے پہلے اجازت لیتے ہیں فائزہ کی خوبصورت پیشانی پر بل پڑ گئے۔

آپ اکیلی بیٹھی تھی تو سوچا آپ کو کمپنی دے دوں سامنے والے نے کمال ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

آپ سے کس نے کہا یہ اکیلی ہے ساحر مسکرا کر نا جانے کہاں سے اس کے پاس آ بیٹھا اس نے سکھ کا سانس لیا۔

یہ آپ کے ساتھ؟ وہ ہکلایا۔

جی مسز ساحر ہیں یہ ساحر نے محبت سے اس کا ہاتھ تھاما جبکہ وہ اجنبی فوراً اٹھا اور چلا گیا۔

یہ کیا بد تمیزی تھی اس نے غصے سے ہاتھ چھڑایا۔

لو جی ایک تو اس لفنگے کو بھگایا اور تمہیں یہ بد تمیزی لگ رہی ہے اس نے آنکھیں دکھائی یں۔

وہ تو ٹھیک ہاتھ کیوں پکڑا فائی زہ اب کے دھیمے سے بولی۔

یار میرا حق ہے تم پر تب پکڑا ہزار بار پکڑوں گا روک کے دکھاؤ وہ اترا کر بولا۔

پٹنے کے چکروں میں ہو تو ایسے ہی بتا دو فائی زہ نے اسے انگلی اٹھا کر دھمکایا۔

ہاہاہاہا تم نازک اندام حسینہ مجھے پیٹو گی وہ ہنسا۔

فائی زہ نے اسکی بازو پر زور سے مکا مارا۔

اب پتہ چلا اس نے مزہ لیا۔

ہاہاہا یار ایسا لگا کوئی نرم و نازک سی روئی لگی ہو وہ شوخ ہوا۔

افففففف ساحر تم۔

اچھا بارات جا رہی ہے اٹھو وہ دونوں تیزی سے کالج کے باقی دوستوں کے ساتھ جا ملے۔

او ہیر رانجھا مل گئی فرصت ان کے ایک دوست نے ان کو دیکھتے ہی کہا۔

رونے دھونے کا سیشن زور و شور سے جاری تھا۔

فائزہ اس سب سے بہت اکتاتی تھی اس لیے وہ دونوں چپکے سے نکل آئے۔

ساحر مجھے آئس کریم کھانی ہے فائزہ نے رستے میں اس سے فرمائش کی۔

اچھا بھوکی اتنا کچھ کھا کے بھی جگہ باقی ہے ساحر نے اسے چھیڑا۔

ساحر۔۔۔۔اس نے تنبیہی انداز میں اسے پکارا۔

اوکے سوری وہ ہولے سے ہنسا اور وہ دونوں آئس کریم شاپ پر چلے گئے جب تک ساحر ایک کھاتا فائزہ دو کھا کر تیسری کا آرڈر کر چکی تھی۔

آئس کریم کھا کر وہ دونوں واپسی کے لیے روانہ ہو گئے۔

کل جانا ہے ولیمے میں؟ ساحر نے میوزک لگا کر پوچھا۔

نہیں دعوت نہیں ہے فائی زہ نے بتایا۔

میرے خالی ہاتھوں کو ہے تحفہ 🎁 تو رب دا

تیرے جیسا ہور کوئی ہو ہی نہیں سکدا😍😍

فائی زہ تم نے مجھے جواب نہیں دیا ساحر نے گاڑی کی رفتار آہستہ کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔

بتایا نا دعوت نہیں دی وہ جھنجھلائی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فائی زہ میں اپنے پروپوزل کا پوچھ رہا ہوں اس نے اسے یاد دلایا۔

اوہ اس نے سیٹی کے انداز میں ہونٹ سکیڑے میں نے اس بارے میں سوچا نہیں۔

تو کب سوچو گی اسے بے حد برا لگا۔

تنگ ہو گئے ابھی سے اس نے ساحر کا مذاق اڑایا۔

تنگ نہیں ہوا نہ ہی تم سے کبھی ہو سکتا ہوں وہ سنجیدہ ہوا بات محض یہ ہے کہ میں تمہیں کھونے سے ڈرتا ہوں ڈر لگتا ہے اس وقت سے جب تمہاری ہتھیلی کسی اور کے نام کی مہندی سے سجی ہو گی جب تمہارے نام سے کسی اور کا نام جڑ جائے گا وہ بے حد جذباتی

ہوا۔

تو اگر میں تمہیں یقین دلادوں کہ ایسا کچھ نہیں ہوگا فائی زہ اس کی جذباتیت دیکھ کر پگھل سی گ ئی اس لی ئے روانی سے پوچھ لیا۔

کیا واقعی وہ خوشی سے بے قابو ہوا۔

یار گاڑی سامنے دیکھ کر چلاؤ وہ ڈر گ ئی۔

اچھا سوری اس نے سارا فوکس سامنے کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساحر اب ہم اس موضوع پر گھر جا کر بات کریں گے اس نے سنجیدگی سے کہا۔

گھر جا کر تم ملتی ہی نہیں ساحر نے شکوہ کیا۔

اچھا نا گھر تو پہنچے دو وہ بولی۔

گھر پہنچ کر پتہ چلا کے فائی زہ کے والد کے دوست آئے ہیں اس نے ان کو سلام کیا اور اوپر جا کر چینج کر کے کچن آ گ ئی۔

ان کا کھانا اکٹھا ہوتا تھا دونوں فیمیلیز ساتھ تینوں وقت کا کھانا کھاتی اور جو ہمیشہ نیچے کھایا جاتا یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ اوپر صرف وہ سونے جاتے تھے۔

میں بیوی دو لوگ آئے تھے اور ان کو ابھی چند منٹ ہوئے تھے فائی زہ نے ماں کے ساتھ چائے کے دیگر لوازمات رکھے اور چائے دینے آگ ئی۔

اس عورت کی تو نظریں جیسے فائی زہ سے چپک گ ئی تھیں۔

میری خواہش ہے کہ میری بہو چاند کا ٹکڑا ہو میرے بیٹے کی ٹکر کی خوبصورت ہو۔ میرا بیٹا تو چاند ہے چاند انہوں نے فائی زہ کو نظروں میں رکھتے ہوئے کہا۔

فائی زہ کو بہت برا لگا اور فوراً بولی آنٹی ماؤ ں کا یہ بڑا مسلہ ہوتا ہے بیٹے بیشک ان کے کوہ قاف کے جنوں سے بھی پرے ہوں ایک تو بہو ان کو چاند کا ٹکڑا چاہ ئے ہوتی اور مزے کی بات اپنے جن بھی چاند سے پیارے لگتے۔

اس کی اس بات پر وہ ہنس پڑی بہت نٹ کھٹ ہو تم۔

اچھا آنٹی انکل آپ کھانا کھا کر جای ئے گا ابھی میں کچھ تھکی ہوں معذرت آپ کو وقت نہیں دے سکتی اس نے اپنی بد تمیزی کا ازالہ کرنے کو معذرت خواہانہ انداز اپنایا۔

اپنے کمرے کی بجائے وہ ساحر کے کمرے میں چلی گ ئی۔

یس اس کے ناک کرنے پر ساحر کی آواز آئی۔

ساحر لاؤنج میں آؤ ہمارے اس نے ذرا سا دروازہ کھول کر اسے بلایا اور واپس چلی گئی۔

پھوپھو اور ذیشان اس وقت آرام کر رہے تھے۔

چند لمحوں بعد ساحر لاؤنج میں آکر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

ساحر مجھے تم قبول ہو اس نے بمشکل جملہ مکمل کیا۔

کیا واقعی مگر یہ کایا پلٹ کیسے وہ بے حد خوش تھا۔

بسسسس اس نے جواب نہیں دیا اور سوچا ایسا ہمسفر ہی تو چاہا تھا میں نے جو ہر لمحہ میری حفاظت کرے میرا سایہ بنا رہے۔

ساحر نے تو بنا کہے میری حفاظت کا ذمہ لیا میری وقت بے وقت کی جائی زنا جائی ز خواہشوں کو پورا کرتا ہے جتنا خوش میں اس کے ساتھ رہتی ہوں اتنا کسی کے ساتھ نہیں اور محبت کا کیا۔ ہے وہ تو ہو ہی جاتی ہے فائی زہ یہ سب سوچ رہی تھی کہ اسے پتہ بھی نہ چلا کب ساحر اس کے پاس سے اٹھ کر گیا اور کب واپس آیا وہ اس وقت چونکی جب ساحر اس کے سامنے گھٹنوں کے بل جھکا ہاتھ میں رنگ لی ئے کہہ رہا تھا ول یو میری

می ؟؟؟

فائی زہ نے تیزی سے سر ہلایا اور ہاتھ آگے بڑھادیا ساحر یو آر سو رومانٹک یار وہ دمکتے چہرے کے ساتھ بولی اور رنگ بہت اچھی ہے تھینکس۔

اتنے میں ذیشان لاؤنج میں داخل ہوا ہو آئے تم لوگ شادی سے اس نے صوفے پر فائی زہ کے بالمقابل بیٹھنا چاہا۔

جی بھائی ساحر بولا جاؤ نا تم میرے اور بھائی کے لی ئے چائے بنالاؤ۔

ساحر نے اس منظر سے ہٹانا مناسب سمجھا۔

ذیشان خاموشی سے اسے جاتا دیکھتا رہا جبکہ ساحر چبھتی نگاہوں سے ذیشان کو ہی دیکھ رہا تھا۔

ذیشان بھائی چلی گ ئی وہ اس نے ذیشان کی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہرایا۔

ذیشان جھینپ گیا وہ نہیں یار ایسا نہیں ہے۔

اچھا بھائی آپ بتائی یں واپسی کا کیا ارادہ ہے میں بھی چلوں گا اس لی ئے پوچھا ساحر نے کہا۔

اچھا ابھی کوئی پتہ نہیں ویسے تمہارے کالج میں سنا تھا چھٹیاں ہونے والی ہیں ذیشان نے تصدیق چاہی۔

جی چھٹیاں ہونے والی ہیں تب ہی کہا آپ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں ساحر نے تفصیلاً بتایا

اتنے میں فائزہ چائے لے آئی۔

چند ادھر ادھر کی باتوں کے بعد وہ پڑھنے اپنے کمرے میں آ گئی ابھی اسے بیٹھے کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ اس کی والدہ آ گئیں فائزہ کتابیں بند کرو کچھ دیر مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے وہ سنجیدگی سے بولیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فائزہ نے کتابیں بند کر دیں اور ہمہ تن گوش ہوئی۔

تمہارے ابو کے جو دوست آئے تھے وہ اپنے بیٹے کے لیے تمہرا رشتہ مانگ رہے ہیں بیٹا ان کا دوبئی میں ہوتا ہے اس دفعہ چھٹیوں میں آئے گا تو وہ چاہ رہی ہیں شادی نہ سہی بات پکی ہو جائے۔

مگر امی فائزہ نے کچھ کہنا چاہا۔

میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی وہ سختی سے بولیں۔

یہ بات سن کر تمہارے والد نے تمہارے تایااور پھوپھو کو بتایا جس پر بھائی صاحب نے لڑکے کے آنے تک کوئی بھی فیصلہ کرنے سے انکار کر دیا جبکہ تمہاری پھوپھو نے ذیشان کے لیئے تمہاری خواہش کی ہے اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے ذیشان دیکھا بھالا لڑکا ہے مگر جاب لیس ہے جبکہ وہ ان دیکھا ہے مگر کمانے والا ہے انہوں نے بات مکمل کر کے اس کی جانب دیکھا۔

ماما میں پیپرز تک کوئی ہنگامہ نہیں چاہتی اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔

اچھا چلو ٹھیک ہے ویسے بھی تمہارے پیپرز تک وہ لڑکا بھی نہیں آئے گا تم اگر اس کی کوئی تصویر دیکھنا چاہو۔۔۔۔انہوں نے بات ادھوری چھوڑی۔

نہیں ماما پیپرز کے بعد اس نے قطعی انداز میں کہا۔

اچھا چلو پڑھو تم وہ اٹھ کر چل دیں۔

یااللہ یہ کیسی آزمائش ہے ابھی تو میرے دل نے ساحر کے لیئے ہاں کی اب یہ سب ۔۔۔کیا کروں۔۔۔۔مجھے ساحر کو بتانا چاہیئے اس نے فون ملایا مگر دوسری جانب اس کا فون مصروف تھا فائزہ نے بے دلی سے کتاب رکھ دی اور لیٹ گئی۔

ابھی وہ لیٹی ہی تھی کہ فون بجا اس نے جلدی سے اٹھایا ملائی کہ فون کر رہی تھی۔

اس نے کال اٹینڈ کی اور اپنی پریشانی اس سے بانٹی۔

تم ساحر سے بات کرو ملائی کہ نے بھی اس کو یہ ہی مشورہ دیا اس کے فون کے بعد اس نے ساحر کو فون کیا جو کہ پہلی ہی بیل پر ریسیو کر لیا گیا۔

ساحر شام کو پارک چلیں اس نے سیدھا سیدھا سوال پوچھا۔

اتنی سنجیدہ کیوں ہو وہ حیران ہوا۔

کس ٹائم چلیں؟ فائزہ نے اس کی ان سنی کر کے کہا۔

عصر ہونے والی ہے اس کے بعد چلتے ہیں مگر ہوا کیا اب کہ ساحر پریشانی سے بولا۔

ملتے ہیں تو بتاتی ہوں اس نے کال کاٹی اور وضو کرنے چل دی۔

شام کو وہ دونوں پارک میں موجود تھے اس کے قدم سے قدم ملا کر چلتے ہوئے ساحر خود کو دنیا کا خوش قسمت ترین انسان سمجھ رہا تھا۔

ساحر فائزہ نے اسے پکارا۔

جی وہ دل و جان سے متوجہ ہوا فائی زہ نے اسے سارا ماجرا سنایا۔

وہ سن کر سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

تمہیں میں تب ہی کہہ رہا تھا کہ امی سے بات کرنے دو لیکن۔۔۔۔ چلو میں آج ہی بات کرتا ہوں امی سے تم پریشان نہ ہو اس نے فائی زہ کو تسلی دی۔

اگر میری شادی کہیں اور ہو گ ئی تو۔۔۔۔ وہ پریشان تھی۔

ساحر کو خوشی ہوئی کہ اس کے بھی جذبات میرے جیسے ہیں لیکن اس کی پریشانی دور کرنے کو شرارتی انداز میں بولا۔

ہونا کیا ہے میں تمہاری شادی میں گاؤ ں گا۔

تاروں کا چمکتا گہنا ہو پھولوں کی مہکتی وادی ہو

اس گھر میں بدحالی آئے جس گھر میں تمہاری شادی ہو۔

ساحر تم۔۔۔۔ اس نے زوردار مکہ اس کی بازو پر مارا۔

مذاق کر رہا ہوں یار تمہیں میں کسی اور کو ہونے دے سکتا ہوں کیا وہ اس کی جانب جھکا۔

یوں وہ دونوں لوٹ آئے۔

گھر آ کر اس نے والدہ سے بات کی پہلے تو وہ حیران ہوئیں پھر خوش ہو گئیں ساحر یہ تو میری دلی خواہش تھی مگر تم لوگوں کی لڑائیاں دیکھ کر میں نے یہ خواہش دل میں ہی دبا دی میں ابھی تمہارے ابو سے بات کرتی ہوں وہ خوشی سے اس کا ماتھا چوم کر چل دیں۔

ساحر نے فائزہ کو میسج کر کے بتایا وہ بھی بہت خوش ہوئی۔

ذیشان میں نے بات تو کر لی ہے بھائی صاحب اور بھابھی سے مگر بیٹا تمہاری جاب بھی تو ہو نا وہ پریشانی سے بولیں۔

امی اپلائے تو کیا ہے نا اب دیکھو کب جواب آتا ہے ذیشان اکتا کر بولا۔

ویسے مشکل ہی ہے کہ وہ اس پڑھے لکھے کماؤ کو چھوڑ کر تم کنگلے کو اپنی لاڈلی بیٹی دیں انہوں نے خدشہ ظاہر کیا۔

اوہ میری بھولی ماں وہ ان کے برابر کا ہے جہاں تک میں بڑے ماموں (ساحر کے والد) کو سمجھتا ہوں وہ کبھی اپنے ہم پلہ لوگوں کو نہیں بلکہ اپنے سے نیچے والوں کو

فائزہ کا رشتہ دیں گے تاکہ ساری زندگی دبا کر رکھیں آپ کے ساتھ بھی تو یہ ہی ہوا اس نے ماں کے دھواں دھواں چہرے سے بے خبر سفاکی سے تجزیہ کیا۔

میرا رشتہ بھائی جان نے نہیں طے کیا تھا بلکہ تمہارے لوفر باپ نے مجھے چکنی چپڑی باتوں میں پھنسا کر ہاں کروائی تھی آج انہوں نے یہ راز آشکار کر دیا جس پر ہمیشہ سے پردہ رہا۔

ہم دونوں سکول میں پڑھاتے تھے وہ بہت مہذب بنتا تھا یوں ہم قریب آگئے اس کی شرافت کی وجہ سے میں کبھی نا جان سکی کہ وہ بظاہر شریف ہے جب وہ میرا رشتہ لے کر آیا تو بھائی جان نے صاف انکار کر دیا مگر میں نے ان کو دھمکایا کہ میں شادی کروں گی تو صرف اسی سے میں بھی فائزہ کی طرح سب کی۔

لاڈلی تھی میری ضد کے آگے بھائی جان نے ہتھیار ڈال دئیے مگر ایک شرط رکھی کہ تم دو جوڑوں کے علاوہ اس گھر سے کچھ نہیں لے کر جاؤ گی چونکہ وہ واقف تھے کہ وہ جوا کھیلتا ہے۔

اس کے بعد ہماری شادی ہو گئی شروع میں تو اس نے میری بہت ناز برداری کی مگر دھیرے دھیرے وہ مجھ پر آشکار ہوا پہلے تو وہ مجھے گالیاں دیتا جب بھی جوا ہار کر آتا پھر

نوبت مار پیٹ تک آگ ئی۔

ایک دن اس نے مجھے مار کر گھر سے نکالا کہ جا کر بھائی سے حصہ مانگو۔

میں انکی دہلیز پر گ ئی مگران سے حصہ لینے نہیں انصاف کے لی ئے مجھے میری غلطی کا احساس ہو چکا تھا وہ میرے مرے ہوئے والدین اور بھائی یوں کو گالیاں دیتا۔

میں نے واپس نا جانے کا فیصلہ کر لیا اور جب تم پیدا ہوئے تو اس نے مجھے یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ میں بد کردار ہوں وہ سسکنے لگیں۔

امی امی مجھے معاف کر دیں میں نے انجانے میں آپ کا دل دکھایا ذیشان شرمندگی سے بولا۔

نہیں تم نے میرا دل نہیں دکھایا اچھا ہوا جو یہ۔ موضوع چھڑ گیا تم بھی حقیقت سے باخبر ہو گ ئے وہ کہہ کر چل دیں جبکہ اس پر سوچوں کا۔ایک نیا در وا ر دکر گ ئی یں۔

ساحر کی والدہ نے ساحر کے رشتے کی بات کی۔ مگر انہوں نے فوراً انکار کر دیا۔

ایسا سوچنا بھی مت میری بہن سوالی بن کر آئی ہے تو کیا میں اس کو تہی دامن لٹا دوں تم جانتی ہو اس نے زندگی میں کتنے دکھ دیکھے ہیں میں اسے یہ خوشی ضرور دوں گا وہ عزم

سے بولے۔

وہ سب تو ٹھیک ہے مگر آپ اپنے بیٹے کی خوشی کا بھی تو سوچیں انہوں نے ہار نہ مانی۔

کیا ساحر کی یہ خواہش ہے وہ چونکے۔

جی انہوں نے تیزی سے سر ہلایا۔

اس نالائق سے کہو پہلے خود کو اس کا اہل ثابت کرے پھر یہ خواہش کرے وہ خفگی سے بولے نہ کوئی نوکری نا کام کاج کس بنا پر اس نے یہ بات کہی ہے وہ طنزیہ انداز میں بولے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

معاف کرنا کام تو ذیشان کا بھی کوئی نہیں تو اس کے لیے آپ کیسے حامی بھر سکتے ہیں ممتا فریادی ہوئی۔

میں ذیشان کے لیے نہیں اپنی بہن کے لیے راضی ہوا اور ساحر ابھی پڑھ رہا ہے صاحبزادے سے کہیے پڑھائی پر توجہ دیں اور فائزہ کا خیال دل سے نکال دیں کیوں کہ فائزہ کی شادی صرف ذیشان سے ہو گی وہ قطعی انداز میں گویا ہوئے۔

یہ آپ ٹھیک نہیں کر رہے کیا کمی ہے میرے بیٹے میں وہ سسکی فائزہ خوشی ہے اس

کی۔۔۔۔

بس بیگم دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں میں نہیں چاہتا ایسی کوئی بات ذیشان کے کانوں میں پڑے اور فائزہ کی آنے والی زندگی میں مشکلات ہوں انہوں نے ہاتھ اٹھا کر اپنے بے لچک انداز میں کہا اور وہ تھکے تھکے قدموں باہر آگئی یں۔

باہر ساحر بے چینی سے ٹہل رہا تھا کیا بنا امی وہ قریب آکر بولا۔

مجھے معاف کرنا ساحر ایک ماں اپنے بچے کے لیئے کچھ نہیں کر سکی وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر رو پڑیں۔

ساحر ساکت رہ گیا مگر کیوں امی بہت دیر بہت بعد اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔

تمہارے ابو کہتے ہیں۔۔۔۔انہوں نے ساحر کو بتایا۔

اچھا امی آپ ابو سے کہیں کہ وہ مجھے کچھ مہلت تو دیں میں کوئی نوکری ڈھونڈلوں گا انکو کچھ بن کر دکھاؤں گا۔

پریشان نہ تم میں بھائی صاحب سے بات کرتی ہوں اور تم دیکھنا وہ فیصلہ تمہارے ہی حق میں کریں گے تم سے پیارا انہیں کون ہے انہوں نے اسے تسلی دی وہ چھوٹے بچوں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کی طرح ان سے لپٹ گیا۔

اچھا آپ بھی پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا وہ اب کہ ان کو تسلی دینے لگا اور فائی زہ کے کمرے کی جانب چل دیا۔

جونہی وہ اوپر پہنچا اس نے ذیشان کو فائی زہ کے کمرے سے نکلتے دیکھا اس کی مٹھیاں بھنچ گ ئی یں۔

یہ کیوں آیا تھا یہاں اس نے غصہ ضبط کرتے ہوئے پوچھا۔

فائی زہ نے اسکے تنے تنے نقوش دیکھے اور ہولے سے بولی۔

کہہ رہے تھے کہ مجھ سے پیار۔۔۔۔

تم نے کیا کہا وہ بے چین ہوا۔

میں نے کہا میں نے آپکو ہمیشہ بھائی سمجھا ہے اور دوبارہ میرے کمرے میں مت آنا مجھے اچھا نہیں لگتا۔اور ان کو چھوڑو بات کی تایا سے ؟

ساحر بے بس سا ہو کر بیڈ پر بیٹھ گیا اور اسے انکی امی سے ہونے والی گفتگو بتائی۔

کیا وہ بھونچکی رہ گ ئی۔

تایا کو کیا ہو گیا ہے تم ابھی پڑھ رہے ہو پڑھائی کے بعد مل جائے گی نوکری بھی اتنی کیا جلدی ہے فائزہ غصے سے بولی۔

ان کو بہن کی خوشی بھانجے کی خواہش تو نظر آرہی ہے مگر میری نہیں ساحر تلخی سے بولا مگر اس کا پریشان چہرہ دیکھ کر نادم ہو گا۔

فائزہ امی بات کریں گی چاچو سے دیکھنا وہ مان جائیں گے ان کا تو میں لاڈلا ہوں وہ مان سے بولا اور اگر نا مانے تو اس نے خدشہ ظاہر کیا۔

مان جائیں گے اللہ پر یقین رکھو اس نے اس کا ہاتھ تھپتھپایا۔

پتہ ہے ساحر پہلے مجھے لگتا تھا کہ میں تم سے پیار نہیں کرتی مگر جب امی نے مجھ سے رشتے کی بات کی تب سے میرا دل بیٹھا جا رہا ہے یہ سوچ کر کے میں کسی اور کی ہو جاؤ نگی وہ رو پڑی۔

ساحر نے بے ساختہ آگے ہو کر اس کے آنسو صاف کیے۔

مجھ کو تو تیرے چہرے پہ یہ غم نہیں جچتا

جائز نہیں لگتا مجھے غم سے تیرا رشتہ

سن میری یہ گزارش 🙏🙏 اسے چہرے سے ہٹادے۔

میں ہوں نا تمہارے ساتھ میں ہمارے درمیان کسی کو نہیں آنے دوں گا اس نے اسے تسلی دی اور تم رویا مت کرو مجھ سے دیکھا نہیں جاتا وہ بے بسی سے بولا۔

اچھا نہیں روتی اب جاؤ رات کے کھانے کا وقت ہو گیا ہے میں بھی آتی ہوں۔

چند لمحوں بعد وہ کھانے کی میز پر موجود تھے فائزہ یونہی پلیٹ میں چمچ گھما رہی تھی۔

ساحر نے ٹیبل کے نیچے سے اس کے بائیں ہاتھ رہا تھ رکھا تو وہ چونکی سامنے دیکھا تو تایا اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

کیا بات ہے بیٹا طبیعت خراب ہے انہوں نے اس کی آنکھوں میں براہ راست جھانکا مگر وہ نظریں چرا گئی نہیں تایا ابو ٹھیک ہوں۔

اگر ٹھیک ہو تو کھانا بھی ٹھیک سے کھاؤ یا کھانا پسند نہیں آیا انہوں نے پوچھا۔

نہیں اچھا ہے وہ کھانے لگی ساحر اس نے اسے بلند آواز سے مخاطب کیا۔

کیا ہوا وہ اس کی جانب مڑا باقی سب کی توجہ بھی اس کی جانب ہو گئی۔

کھانے کے بعد مجھے آئی سکریم کھلانے لے چلو گے اس نے سرسری انداز میں تایا کو

دیکھ کر کہا۔

جی بالکل لے جاؤں گا وہ فرمانبرداری سے بولا آج سے پہلے کبھی ناکی ہے۔

تایا کو سخت غصہ آیا نادان لڑکی شادی ذیشان سے ہونے والی ہے اور ساحر کے ساتھ جا رہی ہے۔

ذیشان بیٹا تم فائی زہ کے ساتھ چلے جاؤ مجھے ساحر کے ساتھ گردیزی صاحب کی خیریت معلوم کرنے جانا ہے تایا نے رنگ میں بھنگ ڈالا۔

جی ماموں وہ فرمانبرداری سے بولا اس کے دل۔میں تو لڈو پھوٹ رہے تھے خوشی سے۔

فائی زہ نے شکوہ کناں انداز میں تایا کو دیکھا اور بولی۔

رہنے دیں تایا ابو اتنا بھی کیا ضروری کہ مہمان کو تکلیف دی جائے کیوں تائی امی اس نے جان بوجھ کر ان سے پوچھا۔

ہاں صحیح تو کہہ رہی ہے میری بچی انہوں نے اس کی طرفداری کی اور دانستہ میاں کی جانب دیکھنے سے گریز کیا۔

اپنی بات ختم کر کے اس نے آہستگی سے ساحر سے ہاتھ چھڑایا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

سب خاموشی سے کھانا کھانے لگے جبکہ ساحر اب صحیح معنوں میں کھانے سے لطف انداز ہونے لگا۔

پہلی بار ابا کو کوئی انکی ٹکر کا ملا ہاہا اس نے دل میں ہنستے ہوئے کہا۔

رات کا ایک بجا اور فائزہ کی حسب معمول آنکھ کھل گئی۔

میں آج سمجھی میری آنکھ کیوں کھلتی ہے رب تعالٰی چاہتے ہیں میں اس تنہائی میں انکی عبادت کروں وہ دل سے مسکرائی اور تہجد پڑھنے کے لیے وضو کرنے لگی۔

دعا کے لیے جب اس نے ہاتھ اٹھائے تو آنسو ٹپ ٹپ ٹپکنے لگے۔

لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ سے نامحرم کو مانگتے ہوئے لاج آتی ہے یا اللہ میں تجھ سے نامحرم نہیں مانگتی یا اللہ میں تجھ سے تجھی کو مانگتی ہوں جب تو میرا ہو گا تو سب میرا ہو گا یا رب العالمین میری ہر دعا پر کن کہنے والے ساحر کو میرا محرم بنادے میرا نصیب بنادے اللہ جی۔

You are the best listener I dont need to shout nor cry out loud because you hears even the very silent prayer of a sincere heart.

دعا مانگ کر وہ پر سکون ہو گئی اور سو گئی صبح وہ نماز کے لیے اٹھی نماز کے بعد دعا کر کے کتابیں لے کر بیٹھ گئی اب وہ مطمئن تھی۔

تو ہی نظر آتا ہے ہر شے پر محیط ان کو

جو رنج و مصیبت میں کرتے ہیں گلا تیرا

اس نے بے ساختہ یہ شعر پڑھا کس قدر خود غرض ہوں میں آج تکلیف میں ہوں تو اس پاک پروردگار کو یاد کر رہی ہوں عام حالات میں تو نماز بھی نہیں پڑھتی اس نے خود پر طنز کیا۔

کالج کے لیے آج وہ پہلے سے تیار تھی ناشتہ کر کے وہ سب سے مل کر ساحر کی گاڑی میں آبیٹھی۔

ساحر کافی اداس تھا مگر وہ اب پر اعتماد تھی اور اس نے ساحر کو بھی حوصلہ دیا۔

کالج پہنچ کر ملائکہ کو اس نے سب بتایا تو وہ حیران ہو گئی۔

یار تمہارے بابا کے ہوتے ہوئے تمہارے تایا کیسے فیصلہ کر سکتے ہیں۔

تو ابو کے بڑے بھائی ہیں نا بڑے ابو ہیں اور ویسے بھی ہمارے خاندان میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کون کس کا کیا ہے کوئی بھی بڑا فیصلہ کر سکتا ہے پھر چاہے وہ قریبی ہو یا نہ ہو جبکہ تایا تو بابا کے سگے بھائی ہیں مشکل ہی ہے کہ بابا ان کے فیصلے سے منحرف ہوں لیکن نا جانے کیوں مجھے یقین ہے کہ میری ہتھیلی پر ساحر کے ہاتھ کی ہی مہندی سجے گی ورنہ یہ ہتھیلی مہندی سے محروم ہی رہے گی فائزہ نے سنجیدگی سے کہا اور ملائکہ پریشان ہو گئی۔

ملائکہ نے اسے گلے لگا کر تسلی دی کہ سب اچھا ہو گا فکر مند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔

کلاس کے دوران بھی ساحر پر اداسی طاری رہی اسکے برعکس فائزہ کو اپنی دعا اور محبت دونوں پر بے انتہا یقین تھا۔

آج انگلش کا ٹیسٹ تھا فائزہ نے سر جھٹک کر خود کو سوچوں سے آزاد کیا اور ٹیسٹ

لکھنے لگی۔

حسب توقع اس کا ٹیسٹ کافی شاندار ہوا باقی مضامین میں اسے کچھ خاص دلچسپی نہ تھی مگر انگریزی اور اسلامیات اس کے پسندیدہ مضمون تھے۔

باقی مضامین کا بھی اس نے دلجمعی سے پڑھا یوں مجموعی طور پر اس کا دن اچھا گزر گیا جبکہ ساحر کا بس گزارے لائق تھا ان کو رول نمبر سلپ مل گئی تھی اور آج ان کو پندرہ دنوں کی چھٹیاں ہو رہیں تھیں آج ان کا کالج میں لاسٹ ڈے تھا۔

لاسٹ پیریڈ میں انہوں نے بھرپور انداز میں یہ دن منایا اور ہزاروں وعدوں کے ساتھ ایک دوسرے سے رخصت ہوئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فائزہ آج لاسٹ ڈے ہے کالج کا ساحر نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے افسردہ انداز میں کہا۔

تو تم کیوں اداس ہو رہے ہو ہم تو ایک ساتھ پھر بھی ہوں گے اور یاد آیا آج تم نے انگلش کا ٹیسٹ بھی اچھا نہیں دیا فائزہ نے اسے لتاڑا۔

یار ادھر میری جان پر بنی ہے اور تمہیں اس سب کی پڑی ہے وہ پھٹ پڑا۔

ریلیکس ساحر میں ہوں نا تمہارے ساتھ اس نے ساحر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی

اور تم ہمیشہ کی طرح مجھ سے مقابلہ کر کے پڑھو گے فائی زہ نے اسے کہا۔

ناممکن اب تو مقابلے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اب تو میں تم سے زندگی کے ہر میدان

میں ہارنا چاہوں گا ساحر شوخ ہوا۔

ہاہاہا یوں کہو نا ڈر گئے فائی زہ پرانے انداز میں بولی۔

ایسا ہے تو ایسا ہی سہی ساحر مسکرایا۔

ساحر تمہیں میری قسم تم دل لگا کر پیپرز کی تیاری کرو گے فائی زہ جذباتیت سے بولی۔

آنکھوں میں آ بسی ہے میرے دلدار کی صورت اب

کتابوں میں میرا جی نہیں لگتا

ہادیہ سحر

ساحر بے بسی سے بولا۔

تو گویا تم میری بات نہیں مانو گے وہ خفا ہوئی۔

ایک شرط پر وہ خفیف سا مسکرایا۔

کیسی شرط وہ چونکی کوئی الٹی سیدھی ہی ہوگی اس نے اندازہ لگایا۔

نہیں یار اتنا انوسینٹ تو ہوں میں وہ بولا اچھا ہم کمبائین سٹڈی کریں گے۔

اے لو تو یہ کون سی بڑی بات ہے ہم ہر دفعہ کمبائین ہی کرتے ہیں فائزہ نے تنک کر کہا۔

مجھے لگا اس بار۔۔۔وہ جھجکا۔

ساحر گاڑی روکو اس نے شور مچایا۔

ساحر نے بوکھلا کر گاڑی روک دی کیا ہوا۔

مجھے گولا کھانا ہے سامنے دیکھو مل رہا ہے مجھے لا دو جلدی سے اس نے فرمائش کی۔

اففففف میں سمجھا پتہ نہیں کیا ہو گیا وہ یہ کہہ کر اتر گیا اور دو گولے لے آیا۔

گڈا گر اپنے لیئے نہ لاتے تو دوبارہ بھیجتی میں تمہیں وہ ہولے سے ہنسی۔

معلوم تھا اسی لیئے لایا وہ بھی مسکرایا۔

گولا کھانے کے بعد۔۔۔اب چلیں۔

اس نے فائی زہ سے کہا۔

کتنے کنجوس ہو نا تم ایک اور لا دو ایک کا پتہ ہی نہیں چلا وہ ندیدے پن سے بولی۔

جو حکم میرے جناب کا وہ مسکرا کر گیا اور لے آیا۔

غصہ نہیں آیا اس نے دوسرا گولا کھاتے ہوئے پوچھا۔

بالکل بھی نہیں غصہ کیوں آتا؟ وہ مسکرایا۔

پہلے تو تنگ ہوتے تھے آج یہ کایاپلٹ کیسے وہ حیران تھی۔

پہلے آپ کی حکمرانی یہاں جو نہیں تھی اس نے دل پر ہاتھ رکھا۔

واہ مطلب بہت فائی دہ نہیں ہو گیا مجھے وہ خوشی سے بولی۔

گھر آ کر اس نے یونیفارم بدلا نماز پڑھی اور کھانا کھانے آگ ئی دن کو اسکے والد اور تایا کم ہی گھر ہوتے تھے۔

کھانے کے بعد وہ کچھ دیر سوگ ئی عصر کے وقت اٹھ کر اس نے نماز پڑھی اور کتابیں

لے کر لاؤ نج میں آگ ئی۔

ابھی اسے پڑھتے ہوئے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ذیشان آگیا۔

کہاں مصروف ہو یار اس نے شکوہ کیا۔

ذیشان بھائی بہنوں کو یار نہیں بولتے اس نے نرمی سے کہا لاؤ نج میں داخل ہوتے

ہوئے ساحر نے یہ جملہ سنا اس کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گ ئی۔

تم میری کزن ہو بہن نہیں وہ سختی سے بولا۔

ساحر نے کتابیں میز پر رکھیں اور بولا اس کا مطلب ساحر بھائی آپ مجھے کزن سمجھتے ہیں

بھائی نہیں اس نے اس کا جملہ اسی کو لٹایا۔

وہ سٹپٹایا۔

ارے ارے تم تو بھائی ہو میرے اور ذیشان نے وہاں سے اٹھ جانے میں ہی عافیت

سمجھی۔

ہاہاہا پیچھے وہ دونوں ہنسنے لگے۔

کتابیں برائے نام رکھیں ہیں نافائی زہ کی والدہ نے جوان کو کھلکھلاتے دیکھے تو آ کر ان

دونوں کے کان کھینچے۔

ارے نہیں چاچی وہ تو ذیشان بھائی کی بات پر ہنسی آ گئی فائی زہ کو دیکھ کر ساحر بولا۔

اچھا پڑھو تم لوگ میں تم لوگوں کے لیے چائے لے آتی ہوں وہ چائے بنانے کچن میں چلی گئیں اور وہ دونوں اچھے بچے بن کر پڑھنے لگے کیونکہ دونوں جانتے تھے کہ وہ کچن سے دیکھ رہی ہوں گی۔

پہلا پرچہ چونکہ انگلش کا تھا انہوں نے زور و شور سے تیاری کی دونوں کا پیپر کافی اچھا ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فائی زہ رستے میں اونچی آواز سے دہراتی تاکہ ساحر کی دہرائی بھی ہو سکے اللہ اللہ کر کے ان کے پیپر ہوئے اور انہوں نے سکھ کا سانس لیا ساحر اور فائی زہ نے باقاعدہ اپنے دوستوں کو بلا کر پیپر ختم ہونے کی خوشی میں پارٹی دی جس میں انہوں نے ذیشان کا تعارف اپنے بڑے بھائی کی حیثیت سے کروایا۔

فائی زہ کے بھائی کہنے پر وہ بہت تلملایا مگر خاموش رہا۔

یوں ہنسی خوشی یہ مختصر سا قافلہ گھر کو روانہ ہوا اور فائی زہ نے بھی کمرے کا رخ کیا اور

جی بھر کے نیند پوری کی فائزہ میں ایک مثبت تبدیلی آئی کہ وہ نماز کی پابند ہوگئی۔

سب اس تبدیلی سے بہت خوش تھے۔

ان کے پیپرز کو ایک ہفتہ گزر گیا تھا کہ اس کی والدہ نے اسے اب کچن میں رونق افروز ہونے کا حکم دیا۔

یوں دن کو اکثر کھانا وہ بناتی کبھی تو اچھا بن جاتا کبھی کھانے کے لائق نہ رہتا۔

جس دن کھانا اچھا نہ بنتا اس دن بھی ساحر اور فائزہ کے والد اس کے ہاتھ کا بنا کھانا ہی کھاتے تاکہ اس کی حوصلہ افزائی ہو۔

آج اتوار تھا دونوں خواتین نے واشنگ مشین لگائی تھی جس میں انہوں نے فائزہ کو بھی شامل کر لیا۔

اس کام سے فراغت کے بعد تائی نے اور فائزہ کی والدہ نے کھانا بنایا۔

اس کی اور ساحر کی ملاقات آج کل کم ہوتی تھی وہ صبح جاب ڈھونڈنے جاتا رات کو واپس آتا اور جب آتا تو اس قدر تھکا ہوتا کہ کسی سے بات کرنا تو دور کھانا بمشکل کھاتا۔

فائزہ نے اسے رزلٹ آنے تک ویٹ کرنے کو بولا تھا کہ اس کے بعد ملازمت تلاش

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کرنا مگر اس نے نہ سنی۔

آج فائی زہ کو دیکھنے اس کے والد کے دوست اپنے بیٹے کے ساتھ آرہے تھے تایا کا کہنا تھا ان لوگوں سے بھی مل لینا چاہیے ایسا نہ ہو کہ جلد بازی میں کوئی غلط فیصلہ ہو جائے۔

ساحر حسب معمول گھر نہیں تھا اگر وہ اپنا دکھ بھی بانٹتی تو کس سے بانٹتی ذیشان کو بہت برا لگا مگر وہ کسی مصلحت کے تحت خاموش رہا وہ لوگ آئے اور فائی زہ کو بلایا گیا۔

فائی زہ گئی اور لڑکے کو دیکھا جو اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے فائی زہ سے اکیلے میں بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

فائی زہ جائیں بیٹا ان کو اپنا کمرا دکھا لائیں تایا نے فائی زہ اور اسے اوپر بھیج دیا۔

فائی زہ ہر چیز کا سنجیدگی سے جواب دے رہی تھی وہ لڑکا کچھ پریشان لگ رہا تھا۔

کیا بات ہے آپ کچھ پریشان ہیں فائی زہ نے اس سے پوچھا پہلے تو وہ ٹالتا رہا پھر اس نے بتایا وہ اپنی ایک یونی فیلو کو پسند کرتا ہے مگر والدین نے اسے باہر بھیج دیا مگر فاصلے محبت کم نہیں کرتے بڑھاتے ہیں جب وہ واپس آیا تو اس کی محبت میں شدت آچکی تھی لیکن

اس کی والدہ نے اسے دودھ نہ بخشنے کی دھمکی دے کر فائی زہ کے لی ئے راضی کر لیا تھا

مگر وہ خوش نہیں تھا۔

اگر میں آپ کے پیرنٹس سے بات کروں تو فائی زہ نے اسے زندگی کی نوید سنادی۔

تو میں آپکا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا وہ شکر گزار ہوا۔

چلی ئے پھر آی ئے میرے ساتھ وہ اس کو لے کر نیچے آئی جہاں کھانا لگ چکا تھا۔

سب نے ان کے مسکراتے چہروں کو دیکھ کر رضامندی سمجھی سب خوش ہو گ ئے مگر

پھو پھو اور تائی اداس ہو گ ئی یں۔

کھانا کھانے کے بعد فائی زہ نے اس کے والدین کو مخاطب کیا۔

انکل آپ لوگوں نے عمر سے پوچھا کہ وہ اس رشتے پر رضامند ہیں یا نہیں؟

ان دونوں میاں بیوی نے قہر آلود نگاہوں سے اپنے بیٹے کو گھورا۔

بیٹا ہم والدین ہیں اس کے ہم تو بہتری ہیں چاہیں گے نا اس کی آنٹی نے بات کو سنبھالا۔

کوئی بات ہوئی ہے کیا فائی زہ کے والد نے پوچھا اس نے اثبات میں سر ہلا یا جی بابا یہ

اپنی کسی یونی فیلو کو پسند کرتے ہیں اس نے بتایا اور جس کی بات ہو رہی تھی وہ یوں

اطمینان سے کھانا کھا رہا تھا کہ لگتا ہی نہیں تھا اس کے متعلق بات ہو رہی ہے۔

بیٹا کیا یہ ٹھیک کہہ رہی ہے تایا نے سرد انداز میں عمر سے پوچھا۔

جی انکل وہ ہاتھ پونچھتے ہوئے بولا۔

میں نے ماما بابا کو کنوینس کرنے کی بہت کوشش کی مگر میں کامیاب نہ ہوا اب آپ بتائیں میں آپ کی بیٹی سے شادی تو کر لوں مگر میں اس کو خوش نہ رکھ پاؤں تو کیا فائدہ اس شادی کا؟

اس کے والدین کی نظریں جھکی ہوئی تھیں وہ فائزہ کے والد سے معافی مانگنے لگے۔

کوئی بات نہیں انکل فائزہ بولی آنٹی کو میں اچھی لگی تو انہوں نے یہ خواہش کی آپ کی کون سی بری نیت تھی۔

فائزہ کے والد نے فخر سے اپنی بیٹی کو دیکھا اور تایا بھی مسکرا دیے۔

وہیں تائی پھوپھو اور ذیشان کے چہرے کی مسکان بھی لوٹ آئی۔

ساحر گھر آیا تو فائزہ کو اپنا انتظار کرتا پایا۔

اسے دیکھ کر ساحر کی ساری تھکن اتر گئی۔

کھانا گرم کر کے لانے کے بعد وہ اس کے کھانا ختم ہونے کا انتظار کرتی رہی۔

جیسے ہی اس نے کھانا ختم کیا فائزہ نے اسے آج اپنے رشتے والوں کا بتایا۔

ساحر کو بے حد غصہ آیا تم کیسے آرام سے ان کے سامنے آنے کو تیار ہو گئی۔

کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اللہ کچھ غلط نہیں ہونے دیں گے میرے ساتھ دیکھو نا وہ بات تو ختم ہو گئی اب ذیشان بھائی سے کیسے جان چھڑاؤں وہ سخت تنگ تھی۔

ہو جائے گا کچھ نہ کچھ آج جہاں میں اپلائے کر کے آیا وہاں نوکری ملنے کے اسی فیصد امکانات ہیں۔

الحمدُ للہ وہ بے ساختہ بولی۔

چلو اب جا کر سو جاؤ فائزہ نے کہا۔

اللہ حافظ ساحر نے اس کا ہاتھ دبایا اور چلا گیا۔

اللہ حافظ وہ مسکرائی۔

برتن دھو کر وہ اپنے کمرے میں آگ ئی آج تائی بہت تھک گ ئی یں تھیں اس لی ئے اس نے ان کو زبردستی سلادیا اور ساحر کو کھانا دینے کا یقین دلایا۔

رات کا ایک بجا اور حسب معمول اس کی آنکھ کھل گ ئی تہجد پڑھنا اب اس کا معمول بن چکا تھا۔

اس کی دعائی یں قبول ہو رہیں تھیں آج کا واقعہ اس بات کا ثبوت تھا۔

دن ایسے ہی گزرتے جارہے تھے کہ ایک دن ذیشان نے بتایا کہ اس نے پلاٹ لیا ہے اور سب دیکھنے چلے گ ئے۔

ساحر ہمیشہ کی طرح نوکری کی تلاش میں تھا فائی زہ اور تائی گھر پر کھانا بنانے کے لی ئے رک گ ئی یں ذیشان نے بہت کوشش کی کہ فائی زہ چلے مگر اس نے یہ کہہ کر منع کر دیا آج میں کچھ بہت خاص بنانے والی ہوں۔

دن کو وہ بریانی بنا رہی تھی جو کہ اسے اور ساحر دونوں کو بہت پسند تھی۔

ابھی اس نے دم پر لگائی کہ ساحر نے فون کیا مجھے جاب مل گ ئی ہے خوشی سے اس کی آواز کپکپا رہی تھی۔

ساحر کو جاب مل گئی ہے فائزہ نے خوشی سے تائی کو بتایا۔

اچھا بن گئی بریانی وہ خوشی سے بولیں۔

جی بن گئی کباب تل لوں میں فائزہ نے کہا اب آپ باہر جائیں اس نے ان کو زبردستی باہر نکالا۔

کباب تلنے کے بعد اس نے ہاتھ دھوئے اور فرائی نگ پین اٹھایا۔

ابھی اس نے اٹھایا ہی تھا کہ آئل میں پانی کی چھینٹیں پڑیں اور وہ سب اس کے چہرے پر آ گا اس کی چیخوں سے پورا گھر گونج اٹھا۔

مجھے کیا پتہ تھا کہ میری بچی کو یہ سب سہنا پڑے گا میں کچن سے باہر ہی نہ جاتی تائی کا رو رو کر برا حال تھا فائزہ کے چہرے کی بائیں طرف بری طرح جھلس گئی تھی۔

ساحر کو اس سب کی خبر نہ تھی۔

وہ خوشی خوشی گھر آیا آگے یہ روح فرسا خبر سننے کو ملی تو وہ الٹے پاؤں ہسپتال کی جانب دوڑا۔

فائزہ اس نے بے تابی سے اسے پکارا۔

وہ منہ موڑ کر بولی ساحر جاؤ پلیز یہاں سے اس نے کرب سے کہا۔

وہ دوسری جانب سے گھوم کر اس کی طرف آیا تم تکلیف میں ہو تو میں کیسے سکون میں ہو سکتا ہوں میرا چین سکون سب کچھ تم سے ہی وابستہ ہے۔

ساحر نے اس کا چہرہ دیکھا جو داغی ہو گیا تھا پتہ ہے تم پہلے نامکمل تھی اب مکمل ہو گئی ہو وہ محبت سے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

تم پاگل ہو گئے ہو اس نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی میں مکمل ہو گئی ہوں یا بد صورت ہو گئی ہوں پتہ ہے یہاں بہت سے لوگوں نے مجھے دیکھ کر کانوں کو ہاتھ لگا یا وہ رو دی۔

پلیز مت رو وہ اس کے قریب ہوا اور اس کے آنسو صاف کرنے لگا اچھا بتاؤ تم نے کبھی چاند دیکھا ہے ساحر نے سنجیدگی سے پوچھا۔

فائزہ نے ساحر کو یوں دیکھا گویا اس کا دماغ چل گیا ہو۔

بتاؤ نا اس نے اصرار کیا۔

ہاں دیکھا ہے وہ الجھ کر بولی۔

تم آسمان کے چاند کی بات کر رہی ہو میں اپنے چاند کی بات کر رہا ہوں وہ ہلکا سا مسکرایا۔

تمہارا چاند داغی ہو گیا ہے ساحر اس نے نظریں چرا کر کہا۔

ارے یار داغی ہوا تب ہی تو چاند بنا نا دیکھو چاند میں داغ ہوتا ہے نا اب جب تم پر یہ داغ آیا تو تم بھی چاند بن گ ئی چاند بننے کے لی ئے داغ کا ہونا بہت ضروری ہے کچھ پانے کے لی ئے کچھ کھونا پڑتا ہے وہ فلسفیانہ انداز میں بولا۔

ساحر مر جاؤ تم وہ جھنجھلائی میں اتنی توجہ سے تمہاری بکواس سن رہی تھی اس کا ازلی انداز لوٹ آیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاہا وہ ہنسا۔

ایک بات کہوں وعدہ کرو مانو گی ساحر نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔

نہیں مانتی اس نے انکار کر دیا۔

اچھا وہ کچھ سوچ کر بولا تمہیں میری قسم۔

ساحر وہ بے بس سی ہوئی۔

تم کبھی خود کو تنہا نہیں سمجھو گی جانِ ساحر مجھ سے ہر دکھ درد کہو گی میرے کندھے پر

سر رکھ کر اپنی ہر تھکن مٹاؤ گی وہ اس سے عہد لے رہا تھا۔

ساحر میں اس سب کے قابل نہیں رہی وہ سسکی۔

تمہیں کیا لگتا ہے مجھے تمہارے چہرے سے محبت تھی اس نے دریافت کیا۔

نہیں میں جانتی ہوں کہ ایسا نہیں مگر۔۔۔فائی زہ نے کہنا چاہا۔

آئی لو یو فائی زہ ساحر نے اسے بے ساختہ خود سے لگا یا۔

فائی زہ جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہی تھی اس کا سہارا ملتے ہی تڑپ تڑپ کر رو دی وہ اسے تھپکتا رہا۔

جتنے آنسو بہانے ہیں میرے سامنے بہالو میں نہیں چاہتا کہ یہ حسین موتی کوئی اور دیکھے اس نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

ساحر تم مجھے چھوڑو گے تو نہیں کبھی بدلو گے نہیں وہ سخت سہمی تھی۔

ساحر نے اسے خود سے الگ کیا شک ہے مجھ پر اس نے براہ راست اس کی آنکھوں میں جھانکا جو رونے کی وجہ سے گلابی ہو رہیں تھیں۔

مجھے ڈر لگتا ہے فائی زہ نے بتایا۔

میں کبھی نہیں بدلوں گا ہمیشہ تمہارا رہوں گا وہ اس سے عہد محبت کر رہا تھا۔

فائزہ میں چاچی کو اندر بھیجتا ہوں تم نے خود کو بھی سنبھالنا ہے اور انہیں بھی اور رونا بالکل بھی نہیں ہے ساحر نے اس کی آنکھوں کو باری باری چوما اور باہر چلا گیا۔

چاچی۔۔اس نے ان کو بلایا جو تسبیح پڑھ رہیں تھیں اور آنسو لڑیوں کی صورت ان کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

آپ جائیں اندر فائزہ بلا رہی ہے آپ کو اور اس کے سامے رونا مت۔

ساحر میری بچی وہ رونے لگیں۔

ساحر نے ان کو ساتھ لگا کر تسلی دی اور ان کو اندر بھیج کر باہر چاچو کے پاس آگیا۔

چاچو کو دیکھ کر اس کا دل کٹ گیا ایک دن میں ہی اس کے عزیز از جان چاچو بوڑھے لگنے لگے تھے اسے دیکھ کر انہوں نے تیزی سے اپنے آنسو پونچھے اور پوچھا۔

ساحر اس نے بات کی تم سے؟

اور کیا چاچو بات کیا کی سر کھا گئی ہے کیوں وہ ناراض تھی مجھ سے اس نے یوں کہا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

چاچو رو پڑے۔

ساحر میری بچی ٹھیک تو ہو جائے گی نا انہوں نے امید سے پوچھا۔

جی چاچو دیکھنا ایک دم ٹھیک ہو جائے گی پہلے سے بھی خوبصورت اس نے ان کو یقین دلایا۔

اتنے میں تایا دوائی یاں لے کر آگ ئے اور جمع کروا آ ئے۔

کچھ کھالو چل کر انہوں نے آکر چھوٹے بھائی سے کہا۔

نہیں بھائی صاحب میرے حلق سے کچھ نہیں اترے گا وہ بے بسی سے بولے۔

چاچو میں تو جا رہا ہوں فائی زہ کے لی ئے بر گر لینے آپ چل کر کھانا کھائی یں اس نے بے فکر انداز اپنانا چاہا۔

کیا اس نے خود مانگا ہے ساحر کے والد نے خوشی سے پوچھا۔

جی ابو۔اس نے مصلحتاً جھوٹ بولا۔

چاچو اب بھی نہیں کھائی یں گے اس نے انکی طرف دیکھا۔

ہاں ہاں چلیں معاف کرنا بھائی صاحب میں خود غرض ہو گیا تھا آپ بھی کب سے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں آپ کو بھوک لگی ہو گی وہ سب کھانا کھانے چل دی ئے۔

ذیشان بھائی نہیں آئے تھے ساحر نے پوچھا اس کی والدہ گھر تھیں پھوپھو بھی ہسپتال میں تھیں مگر ذیشان کہیں نہ تھا۔

کیوں نہیں آیا وہ ہی تو فائی زہ کو ہسپتال لا یا نا جانے کتنی دیر رہا میں نے زبردستی اس کو آرام کرنے گھر بھیج دیا ہے اس کے والد نے جواب دیا۔

اچھا اس نے ہنکارا بھرا۔

رات کو اس نے سب کو گھر بھیج دیا مگر چاچی جانے پر رضامند نہ تھیں۔

آپ کو مجھ پر یقین نہیں کہ میں اس کی دیکھ بھال کر سکتا ہوں ساحر نے جذباتی حربہ استعمال کیا۔

کیوں نہیں کر سکتے تم سے بہتر تو کوئی نہیں کر سکتا انہوں نے اس کی پیشانی چومی اور چلی گ ئی یں۔

وہ فائی زہ کے کمرے میں آگیا جو لیٹی تھی۔

سو جاؤ فائی زہ۔۔اس نے نرمی سے کہا۔

اتنے میں اس کا فون بجا ذیشان کا فون ہے اس نے کہا۔

جی بھائی اس نے سلام دعا کے بعد کہا۔

فائی زہ سے بات کرواؤ وہ بولا۔

اس نے سیل فون فائی زہ کی جانب بڑھا دیا۔

چند منٹ بعد اس نے تائی سے بھی بات کی جو روئے زیادہ جا رہیں تھی اور بات کم کر رہیں تھیں فائی زہ کے بھی آنسو نکل پڑے۔

ساحر بے چینی سے ٹہلنے لگا۔

فون بند ہوا تو وہ چپ چاپ آنکھیں موند گئی۔

چند لمحوں بعد اسے اپنی پیشانی پر کچھ محسوس ہوا وہ تیزی سے اٹھی اور گلاب کا پھول اس کی پیشانی سے گر گیا۔

یار رررر گرا دیا میرا پھول ساحر نے خفگی سے کہا اور جھک کر اٹھایا اور اس کی جانب بڑھا دیا۔

ساحر وہ خوشی سے بولی۔

تمہارے لیے میں نے بہت سے پھول منگوائے ہیں صبح تک تمہارا کمرا پھولوں سے بھر جائے گا اس نے اسے خوش خبری سنائی وہ جانتا تھا کہ اسے پھول کتنے پسند ہیں دیوانی ہو جاتی ہے وہ ان کی خوشبو سے۔

حسب توقع وہ خوش ہو گئی۔

سچ میں ساحر اس نے خوشی سے پوچھا۔

جی بالکل اب سو جاؤ صرف یہ شرط ہے۔

ساحر میں اس بیڈ پر بیٹھ بیٹھ کر اکتا گئی ہوں مجھے گھر جانا ہے وہ بسوری۔

اوکے کل ڈسچارج ہو جاؤ گی ان شاءاللہ ساحر نے اس کے گال تھپتھپائے اسے چادر اوڑھائی اور خود دوسرے بیڈ پر لیٹ گیا۔

چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں سو چکے تھے۔

اگلی صبح جب فائزہ کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ پورا کمرہ پھولوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔

ساحر اس نے محبت سے پکارا ساحر جو ناشتہ کر رہا تھا اسے یوں محویت سے دیکھتے پایا تو مسکرا دیا۔

اچھے لگ رہے ہیں نا اسنے تصدیق چاہی۔

ساحر یو آر دا بیسٹ وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔

اچھا آج تم ڈسچارج بھی ہو جاؤ گی اس نے فائی زہ کو ایک اور خوش خبری سنائی۔

ارے تم گھر آگئے ہو تو فائی زہ کے پاس کون ہے ساحر کی والدہ بوکھلا گئیں۔

وہ ابو گئے ہیں نا اس نے بتایا اور اوپر فائی زہ کے کمرے میں چلا گیا۔

یہ سامان کس کا ہے انہوں نے استفسار کیا؟

یہ میرا ہی ہے آپ اوپر کسی کو مت آنے دینا وہ تیزی سے بول کر چلا گیا۔

اوپر جا کر اس نے فائی زہ کا کمرہ پھولوں سے سجا دیا اور پھر واپس ہسپتال چلا گیا۔

جب فائی زہ واپس آئی اور اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو پھولوں سے بھری ٹوکری سے اس پر پھول آ گرے وہ مبہوت سی ہو کر کمرہ دیکھنے لگی جہاں ساحر نے پھولوں کی راہداری بنائی تھی اسے یہ سب خواب سا لگا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واہ ساحر تم نے بہت خوبصورت کمرہ سجایا ہے چاچو اپنی بیٹی کی خوشی دیکھ کر بولے۔

فائی زہ کیسا ہے وہ اس کے نزدیک ہوا۔

ساحر میرے پاس اپنے محسوسات بیان کرنے کے لیے الفاظ ہی نہیں ہیں وہ جیسے کسی خواب کے زیر اثر تھی۔

اس کے پسندیدہ ائیر فریشنر کی خوشبو اور پھولوں کی خوشبو نے ماحول معطر کر دیا تھا۔

ساحر نے نائٹ بلب آن کیا چاندنی جیسی روشنی کمرے میں جگمگانے لگی اور وہ سب اپنے اپنے کمروں میں چل دیئے کہ اب فائی زہ کو آرام کی ضرورت ہے۔

ساحر ابھی لیٹا ہی تھا کہ ذیشان کی تیز آواز سنائی دی وہ حیران ہوتا باہر آیا جہاں ذیشان چاچی سے کسی بات پر بحث کر رہا تھا۔

کیا ہوا چاچی اس نے پریشانی سے پوچھا۔

کچھ نہیں وہ ذیشان اوپر جانا چاہ رہا تھا میں نے منع کر دیا کہ ابھی اس کو آرام کرنے دو تھوڑا سنبھلے گی تو نیچے ہی آئے گی چاچی نے بتایا۔

ذیشان نے غصے سے ان دونوں کو دیکھا اور باہر چلا گیا۔

چاچی آپ بھی تھوڑا آرام کر لیں اس نے کہا اور جا کر لیٹ گیا۔

رات کو بیڈ کے آرام دہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ ٹھیک سے سویا بھی نہیں۔

اسے لیٹے دس منٹ ہی گزرے تھے کہ اس کا سیل فون بج اٹھا اس نے بیزاری سے اٹھایا اور فائزہ کا نمبر دیکھ کر بیزاری خوشی میں بدل گئی۔

سوئے تو نہیں اس نے پوچھا۔

نہیں خیریت ؟ساحر فکر مند ہوا۔

فریج میں آئی سکریم ہے؟اس نے دریافت کیا۔

ہاہاہاہا وہ ہنسا میں لے کر آتا ہوں۔

وہ آئی سکریم لے کر اس کے کمرے میں گیا وہ کھل اٹھی۔

ساحر ایک بات پوچھنی تھی تم سے وہ جھجک کر بولی۔

جی نادو پوچھو اس نے آئی سکریم کا چمچ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

ساحر میرا چہرہ کبھی ٹھیک نہیں ہو گا وہ پریشانی سے بولی۔

ہو گا یار کیوں نہیں ہو گا ان شاءاللہ ہم جلد ہی پلاسٹک سر جری کر والیں گے اس نے فائی زہ کو یقین دلایا۔

اس پر تو بہت پیسے لگتے ہیں فائی زہ بولی۔

وہ تمہارا مسلہ نہیں چلو اب میں چلتا ہوں آئی سکریم تو تمہاری ختم ہو گئی وہ مسکرایا اور نیچے چلا گیا جہاں اس کے والد چاچو اور تایا بیٹھے نا جانے کون سے راز و نیاز کر رہے تھے۔

اس نے اپنی والدہ کو ڈھونڈا جو کہ حسب توقع کچن میں موجود تھیں۔

امی آپ اسی وقت چاچو سے میری اور فائی زہ کی بات کریں ساحر نے ماں سے کہا۔

اچھا یہ کھانا بس تیار ہے کھانے کے بعد کرتی ہوں وہ بولیں۔

کھانا کھانے کے بعد انہوں نے دیور کو اور ساحر کو کمرے میں بلایا اور ڈائی ریکٹ ان سے رشتے کی بات کی وہ سخت حیران ہوئے۔

بھابھی آپ جانتی ہیں کہ بھائی جان نے ذیشان کا رشتہ تقریباً قبول کر لیا ہے اب میں کیسے ان سے کہوں۔

وہ تمہارا مسلہ ہے نا کہ میرا وہ لا تعلق ہوئی یں۔

چاچو میں فائی زہ کو بہت خوش رکھوں گا میں وعدہ کرتا ہوں ساحر نے ان سے عہد کیا۔

مجھے میرے بیٹے پر پورا بھروسہ ہے مگر بھابھی بھائی جان سے بات کون کرے گا؟ وہ بدستور فکر مند تھے۔

چاچو آپ کیا میرے لی ئے اتنا سا بھی نہیں کر سکتے اس نے ان پر جذباتی وار کیا۔

کیوں نہیں کر سکتا تم سے عزیز مجھے کون ہے اور تم دونوں کو دیکھ کر میں نے ہمیشہ یہ خواہش کی تھی مگر کوئی پیش قدمی نہ ہونے کے سبب یہ خواہش خود ہی دم توڑ گ ئی اب کہ وہ مسکرا کر بولے لیکن پھر بھی بھائی جان سے۔۔۔۔

چاچو مرد بنیں مرد ساحر نے مزاحیہ انداز میں کہا۔

اچھا بھا بھی میں بات کرتا ہوں بھائی جان سے آپ دعا کرنا انہوں نے ساحر کا کندھا تھپتھپایا اور چلے گ ئے۔

بھائی جان وہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے وہ ڈرتے ڈرتے بولے۔

ہاں ہاں کہو انہوں نے ان میاں بیوی کو دیکھا اور چائے کی پیالی ایک جانب رکھ دی۔

بھائی جان وہ فائزہ کے لیئے ایک اور رشتہ ہے نظر میں اگر آپ اجازت۔۔۔۔۔

ابھی آپ چھوٹے ہیں انہوں نے اس انداز میں کہا گویا کہ وہ واقعی بچے ہوں۔

ان معاملات کو آپ نہیں سمجھ سکتے۔

بھائی جان وہ دراصل ہم چاہتے ہیں کہ ہم ساحر کو اپنی دامادی میں لیں اب کہ فائزہ کی والدہ بولیں۔

کیا آپ سے ساحر کی والدہ نے کچھ کہا ہے انہوں مونچھیں مروڑیں۔

بھائی جان یہ ہماری بھی خواہش ہے وہ دونوں یک زبان بولے۔

اگر آپ دونوں کی خواہش ہے تو سوچتے ہیں اس پر بھی۔۔۔میں ذیشان اور ساحر کے لیئے استخارہ کر لیتا ہوں انہوں نے بھائی اور بھاوج کو تسلی دی۔

چاچو مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے ساحر نے ان سے کہا۔

اچھا اگر استخارے میں جواب مثبت نہ آیا تو انہوں نے ساحر کا چہرہ بغور دیکھا۔

ارے چاچو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اللہ میرے حق میں ہی فیصلہ کریں گے دیکھنا وہ یقین سے بولا۔

ان شاءاللہ چاچو نے بھی کہا۔

بھائی جان آپ نے ذیشان اور فائزہ کا کیا سوچا جواب نہیں دیا ان کی بہن ان سے استفسار کر رہی تھی۔

میں آج سے استخارہ شروع کرونگا پھر جواب دونگا انہوں نے بتایا۔

ذیشان کوئی نوکری کرو فارغ مت بیٹھا کرو انہوں نے ذیشان کو نصیحت کی۔

جی بڑے ماموں کل سے ہی تلاش کرتا ہوں اس نے فرماں برداری سے کہا۔

امی ماموں کتنا انتظار کروا رہے ہیں کمرے میں آکر وہ پھٹ پڑا۔

ارے لڑکی دے رہے ہیں سو چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں انہوں نے اسے آنکھیں نکالیں۔

ایک ہفتے بعد۔

مبارک ہو سب کو۔۔۔تایا نے ناشتے کی میز پر سب کو مخاطب کیا۔

میں نے جو استخارہ کیا تھا اس کا جواب ساحر کے حق میں آیا ہے انہوں نے مسکرا کر ساحر کو دیکھا۔

بڑے ماموں یہ غلط ہے ذیشان نے احتجاج کیا۔

جہاں ان ماں بیٹے کے چہرے مرجھا گئے وہاں سب کے کھل گئے ساحر نے سب سے نظر بچا کر فائی زہ کو آنکھ ماری جبکہ فائی زہ نے جواباً گھوری سے نوازا۔

میں منہ میٹھا کرواتی ہوں سب کا ساحر کی والدہ اٹھیں۔

بھائی جان میری بہت خواہش تھی فائی زہ کو اپنی بیٹی بنانے کی پھوپھو روہانسی ہوئی یں۔

پھوپھو فائی زہ آپ کی بیٹی ہی تو ہے ساحر تیزی سے بولا مبادا کچھ بگڑ نہ جائے۔

ساحر کی والدہ نے سب کا منہ میٹھا کروایا اور فائی زہ اور ساحر سے کچھ نوٹ وار کر ساحر کو دی ئے یہ کسی مستحق کو دے دینا۔

جبکہ فائی زہ کی والدہ کو یقین ہی نہیں آرہا تھا وہ تو جب جیٹھانی نے انکو گلے لگایا تو ان کو ہوش آیا۔

فائی زہ دیکھ لو آخر میں نے تمہیں اپنا بنا ہی لیا ساحر نے اسے فون کیا۔

ساحر مجھے تو یقین تھا اپنی دعاؤں کی قبولیت کا فائی زہ نے کہا۔

اوہ ہاں یاد آیا میں سجدہ شکر بجالاؤں ساحر مسکرا کر بولا۔

میں بھی فائی زہ نے کہااور فون بند کر دیا۔

یہ دونوں یہاں خوشیاں منا رہے تھے اور کوئی ماتم منا رہا تھا۔

امی مجھے فائی زہ چاہی ئے وہ جنون سے بولا میرا ہر خواب اس کے بنا ادھورا ہے آپ کچھ کریں نازیشان نے ماں کو جھنجھوڑا۔

اب کیا ہو سکتا ہے بھائی جان نے ہاں کر دی ہے وہ مایوسی سے بولیں۔

ہو سکتا ہے بہت کچھ ہو سکتا ہے آپ ہمت تو کریں اس کی آنکھوں میں چمک آگ ئی۔

ساحر یہ دیکھو جوڑا اچھا لگے گا نا فائی زہ پر وہ منگنی کی شاپنگ کر رہے تھے۔

جی امی ساحر نے میرون رنگ کے فراک کو پسندیدگی کی سند دے دی۔

کل تمہاری منگنی ہے اور اتنا سب کچھ ہو گیا اور تم نے مجھے بتانا گوارا ہی نہیں سمجھا۔ملائی کہ کو آئے آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا اور اس آدھے گھنٹے میں یہ بات وہ کم از کم دس دفعہ دہرا چکی تھی۔

بخش دو مجھے معاف کر دو اب تو بتا دیا نا فائی زہ نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے۔

اچھا تم نے کل کا سوٹ لے لیا ملائی کہ نے استفسار کیا۔

نہیں ساحر اور تائی لیے گ ئے ہیں وہ خوشی سے بولی۔

یار یقین ہی نہیں آتا کہ تم وہی فائزہ ہو کہ ساحر کی ان حرکتوں کی وجہ سے زچ ہو جاتی تھی جبکہ آج تو۔۔۔۔وہ کھنکاری۔

سٹوپڈ اس نے تکیہ اٹھا کر اسے مارا۔

ساحر۔۔۔میں اس چہرے کے ساتھ کیسے منگنی میں شرکت کروں گی۔رات کو اس نے ساحر کو اپنی پریشانی بتائی۔

شرکت تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے کسی کی منگنی میں جا رہی ہو وہ عادتاً اس کو تنگ کرنے لگا۔

مطلب یار کیا کروں اس نے پریشانی سے کہا۔

پلیز لوگوں کو انوائیٹ مت کرنا مجھے پتہ ہے سب جانتے ہیں کہ میرا چہرہ جل گیا ہے بٹ پھر بھی میں ابھی کسی کے سامنے نہیں آنا چاہتی اس نے انگلیاں مروڑتے ہوئے کہا۔

یار پہلے کہتی ابو اور چاچو سب کو انوائیٹ کر چکے ہیں اب کہ وہ پریشانی سے بولا۔

اچھا پریشان نہ ہو کچھ حل سوچتے ہیں اس کا بھی۔ساحر نے فائی زہ کو تسلی دی۔

ذیشان بھائی۔اس نے پاس سے گزرتے ذیشان کو بلایا۔

کیا ہے۔وہ تیکھے انداز میں بولا۔

جبکہ ساحر اسکے تاثرات کو نظرانداز کر کہ اس سے مدد مانگ رہا تھا۔

ایسا کرو منگنی کینسل کر دو۔وہ جل کر بولا اور چلا گیا۔

فائی زہ حیران جبکہ ساحر ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا ففففففف کیا دل جلے انداز تھے ذیشان بھائی کے۔وہ ہنستا چلا گیا۔

ساحر بس کرو۔فائی زہ نے سنجیدگی سے کہا۔

آئی یڈیا۔۔۔ساحر خوشی سے بولا۔

تم گھونگھٹ کر لینا ہم کہیں گے کہ ابو نے سختی سے منع کیا ہے گھونگھٹ اٹھانے سے۔۔۔۔

ہے تو اچھا مگر۔۔۔وہ شش و پنج کا شکار تھی۔

اوہ یار کچھ نہیں ہوتا اچھا یہ دیکھو انگوٹھی کیسی ہے اس نے جیب سے نکال کر پوچھا۔

بہت پیاری ہے ساحر۔اس نے دل سے کہا۔

اچھا چلو اب جاؤ کمرے میں تیاری کر و کل کی میں بھی جاؤں بابا نے بلایا تھا ساحر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

پھوپھو کو دیکھ کر فائزہ ادھر ہی بیٹھ گئی وہ اس کے پاس آگئی یں۔

میرا بیٹا خوش ہے انہوں نے اسے کندھے سے لگا کر پوچھا۔

جی پھوپھو بہت اس نے سکون سے آنکھیں موندیں۔

فائزہ یار تمہارا اڈریس کتنا پیارا ہے ملائکہ نے اسے تیار کرتے ہوئے کہا اور ساحر کتنا خیال رکھتا ہے تمہارا کتنی لکی ہو تم وہ رشک سے بولی۔

ہاں نا فائزہ کھل کر مسکرائی دیکھو نا یہ ان سب کی محبت ہے کہ مجھے یہ دھبہ محسوس نہیں ہوتا ورنہ ایسے لڑکیاں تو گھٹ گھٹ کر ہی مر جاتی ہیں اس نے اداسی سے کہا۔

چلو اب جلدی سے چینج کر لو نیچے مہمان آگئے ہیں ملائکہ نے اسے ڈریس دے کر واشروم بھیجا۔

وہ تیار ہوئی تو ملائی کہ نے اس کا گھونگھٹ سیٹ کر دیا۔

جب وہ دونوں نیچے آئی یں تو سب ان کو دیکھنے لگے۔

ارے لڑکی نے گھونگھٹ کیوں کیا ہے ایک عورت نے حیرانی سے کہا۔

اصل میں آنٹی میں چاہتا ہوں اسے میرے علاوہ کوئی نا دیکھ پائے اس لی ئے ساحر نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام کر کہا جس پر ایک زبردست ہوٹنگ ہوئی۔

ساحر نے اسے رنگ پہنائی تو تالیاں بولے آج سے یہ اس نکمے کے نام ہوئی جس پر ساحر کے سوا سب کو ہنسی آگ ئی۔

فائی زہ نے ہولے سے اسے بلایا۔

نکمے۔۔۔

جی جان نکما وہ اس کی جانب جھکا۔

مجھے پیاس لگ رہی ہے بہت فائی زہ کا حلق سوکھ رہا تھا۔

اچھا میں پانی منگواتا ہوں وہ بولا۔

نہیں میں کیسے پیوں گی گھونگھٹ نہیں اٹھاتی فائزہ تیزی سے بولی۔

اٹھائے بغیر پیناگھونگھٹ کے اندر سے ہی ساحر نے کہااوراس کے لیے پانی منگوایا۔

منگنی کی رسم خیر وعافیت سے ہوگئی۔

فائزہ اور ساحر اس کے سب دوستوں نے گھونگھٹ میں ہی ان دونوں کی تصاویر لیں۔

اگلے دن فائزہ کی والدہ نے اس کو جگایا تم سے ملنے کوئی آیا ہے جلدی سے باہر آؤ۔

وہ منہ ہاتھ دھو کر نیچے آئی تو آگے عمر کو براجمان پایا جس کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا اور قریب ہی ساحر بیٹھا تھا۔

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُاَللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وہ اٹھ کھڑا ہوا وَعَلَيْكُم السَّلَام وَرَحْمَةُاَللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ بیٹھیں فائزہ نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

فائزہ منگنی بہت بہت مبارک ہو مجھے کیوں نہیں بلایا اس نے شکوہ کیا۔

وہ دراصل۔۔۔اس نے مدد طلب نظروں سے ساحر کو دیکھا۔

ہم نے بہت کم لوگوں کو بلایا تھا شادی پر بلائیں گے آپ کو ان شاءاللہ ساحر نے

جواب دیا۔

امی چائے اور دیگر لوازمات لے آئی یں۔

آنٹی اس سب اہتمام کی کیا ضرورت تھی وہ بولا۔

ارے بیٹا تم کونسے روز روز آتے ہو تائی نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

آج انکل گھر نہیں ہیں اس نے ان دونوں خواتین کی جانب دیکھ کر کہا۔

نہیں وہ رات کو آئی یں گے تائی نے جواب دیا۔

اچھا میں اپنی شادی میں آپ سب کو انوائیٹ کرنے آیا ہوں بٹ سپیشلی فائی زہ کو اس نے دعوت نامہ فائی زہ کی جانب بڑھایا۔

فائی زہ کی وجہ سے ہی میری شادی میری محبت سے ہو رہی ہے وہ دمکتے چہرے کے ساتھ بولا۔

رئیلی ؟مبارک ہو بہت بہت فائی زہ نے خوشی سے کہا سب باری باری اسے مبارک دینے لگے۔

لیکن میں نہیں آسکتی فائی زہ نے معذرت کی۔

وہ اس کے انکار کی وجہ بھانپ گیا اور ہمیشہ کی طرح ساحر اس کی مدد کو آیا ہم آئی یں گے فائی زہ پھر کبھی آ جائے گی۔

یونو واٹ ساحر تم فائی زہ کے لی ئے پرفیکٹ ہو جتنی اچھی فائی زہ ہے تم اتنے ہی ک ئی یر نگ ہو چلو میں اب چلتا ہوں وہ جانے کے لی ئے اٹھ کھڑا ہوا سب اس کو دروازے تک چھوڑنے آ ئے۔

دروازہ بند ہوتے ہی ساحر ہنس پڑا ہاہاہاہاہاہا فائی زہ وہ تمہیں اچھی کہہ رہا تھا اس کے سامنے کتنی اچھی بن کر بیٹھی تھی ہے ناچاچی۔

ساحر نہ میری بچی کو تنگ کرو تائی نے لاڈ سے اسے خود سے لگایا۔

اچھی ہی ہے میری بچی جو چپ چاپ تم بندر سے شادی کر رہی ہے تائی نے اس کا ساتھ دیا اور سب ہنس پڑے۔

رات کا وقت تھا جب ساحر کی ڈر کر آنکھ کھل گ ئی اور باوجود کوشش کے اس کو نیند نہ آئی۔

اس نے فائی زہ کو فون ملایا جو غنودگی کے عالم میں تھی کیا ہوا۔

فائی زہ میں نے بہت عجیب خواب دیکھا اب مجھے نیند بھی نہیں آرہی ساحر ڈرے ہوئے انداز میں بولا۔

ساحر اٹھ کر نفل پڑھ لو پھر بھی نیند نہ آئے تو قرآن پڑھنا سکون ملے گا فائی زہ نے نرمی سے اسے سمجھایا۔

نوافل پڑھ کر اس نے قرآن پڑھا اور واقعی وہ پر سکون ہو کر سو گیا۔

بھائی جان مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے پھوپھو نے ساحر کے ابو سے کہا۔

ہاں بولو وہ متوجہ ہوئے۔

نہیں کچھ اکیلے میں وہ ہچکچائی یں۔

اچھا ناشتے کے بعد میں تمہارے کمرے میں آتا ہوں انہوں نے بہن کو تسلی دی جبکہ ساحر اور فائی زہ پریشانی سے اک دوجے کو تکنے لگے۔

ہاں بولو کیا بات ہے انہوں نے پوچھا۔

بھائی جان میں نے اپنی شادی پر اپنی مرضی کی تھی اس کے بعد آج تک آپ سے کچھ نہیں مانگا آج میں آپ کے سامنے جھولی پھیلاتی ہوں مجھے بھیک میں فائی زہ دے دیں

وہ گڑگڑائی یں۔

تم ہوش کھوچکی ہو جانتی نہیں ہو کہ فائی زہ اور ساحر کی منگنی ہوچکی ہے وہ خفگی سے بولے۔

بھائی جان میں آپ کی دہلیز پر سوالی بن کر آئی ہوں آپ ذیشان کو اپنے بیٹے ساحر کی جگہ رکھ کر سوچیں انہوں نے کہا۔

یہ ناممکن ہے ان کی بات طے ہوچکی ہے وہ سختی سے بولے۔

منگنی ہوئی ہے نکاح تو نہیں وہ تیزی سے بولیں۔

چپ کر و وہ گرجدار آواز میں بولے کیا سمجھ کر یہ فضول بات کر رہی ہو اب تمہارا فرض بنتا ہے کہ ان کی خوشی میں خوش ہے انہوں نے جتایا۔

بھائی جان مجھے رب کعبہ کی قسم میں ان کی خوشی میں خوش ہوں مگر میرے بیٹے کی حالت دیکھ کر میرا دل کٹتا ہے وہ رو پڑیں انہوں نے اپنی بہن کے سر پر ہاتھ رکھا اور باہر چلے گ ئے جبکہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔

فائی زہ اور ساحر کا رزلٹ آنے والا تھا اگلے مہینے۔

اسی مہینے کے آخر میں ان کا نکاح رکھ لیتے ہیں تایا جان نے فائزہ کے والد سے کہا۔

جیسے آپ کی مرضی بھائی جان انہوں نے سر جھکایا۔

کسی کو کوئی اعتراض تو نہیں انہوں نے سب کی جانب دیکھا فائزہ والدہ کے اشارے پر کمرے میں چلی گئی۔

میں کچھ کہنا چاہتی ہوں بھائی جان پھوپھو بولیں تایا جان نے ان کو خشمگیں انداز میں دیکھا اور مونچھ سہلا کر بولے۔

ہاں بولو۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی مہینہ شروع ہوا ہے اختتام تک ہم نہیں رکھ سکتے اگر اگلے ہفتے شادی ہو جائے تو انہوں نے تجویز پیش کی۔

مگر اتنی جلدی یہ سب کیسے ہو گا دیورانی اور جٹھانی یک زبان ہو کر بولیں۔

ہو جائے گا چاچو نے بات ختم کی بھائی جان آپ تاریخ طے کر لیں۔

یہ جولائی کی تین تاریخ ہے نا آج جولائی کی پندرہ کر لیتے ہیں انہوں نے بہن کی طرف دیکھا جنہوں نے سر ہلا کر رضامندی دی باقی سب نے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا۔

شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں شاپنگ گھر کا رنگ و روغن اور دعوت نامے کا دور عروج پر تھا۔

اور ورطہ حیرت میں ڈال دینے والی بات یہ کہ ذیشان سب تیاریوں میں پیش پیش تھا۔

بہر حال سب کچھ بخیر و عافیت سے ہو گیا ساحر نے سب کچھ فائی زہ کی پسند سے لیا۔

آج ان کی مہندی تھی آدھی رات کا وقت تھا جب فون کی بیل بجی کیا ہوا؟ فائی زہ نے فون اٹھا کر پوچھا۔

اپنے کمرے کا دروازہ کھولو ساحر نے کہا۔

کیوں وہ گھبرائی کہ نا جانے کیا ہو گیا اور تیزی اسے اٹھ کر دروازہ کھول دیا مہمان خواتین ساتھ والے کمروں میں تھیں۔

کیا ہوا ساحر وہ پریشانی سے بولی۔

کچھ نہیں مہندی دیکھنے آیا تھا وہ اطمینان سے اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ تک آیا۔

اب دکھاؤ مہندی اس نے مسکرا کر کہا۔

اس نے اپنا ہاتھ سامنے کیا جہاں مہندی کا گہرا رنگ اس کی گوری ہتھیلی پر خوب جچ رہا

تھا۔

میرا نام کہاں ہے اسے نظر تو آگیا تھا پھر بھی پوچھا فائی زہ نے اس کے نام پر انگلی رکھ کر بتایا۔

ساحر نے جھک کر اسکی ہتھیلی چومی جس پر وہ لال ہو گ ئی ساحر جاؤ اب اس نے سرخ چہرے کے ساتھ کہا۔

جا رہا ہوں وہ مسکرا کر پلٹ گیا۔

آج بارات تھی فائی زہ اور ساحر کو ڈر تھا کہ ذیشان کوئی بدمزگی پیدا کرے گا مگر ایسا نہ ہوا۔

فائی زہ جب ہال میں آئی تو ساحر خود جا کر اسکا ہاتھ تھام کر لایا جس پر سب نے بھرپور سیٹیاں بجائی یں۔

آج کے دن بھی فائی زہ گھونگھٹ میں تھی۔

وہ دونوں جب بیٹھے تو ساحر مسلسل سرگوشیوں سے اس کو تنگ کر رہا تھا کہ اچانک آواز آئی۔

بڑے ماموں آپکی مرضی ان پیپرز پر سائن کریں یا بارات کے فنکشن پر آئے مہمانوں سے اپنا مذاق بنوائیں۔

یہ آواز برائیڈل روم سے آرہی تھی خوش قسمتی سے سب کھانے میں مصروف برائیڈل روم سے دور بیٹھے تھے اس لیے کسی کو آواز نہ آئی۔

فائزہ میں آتا ہوں وہ یہ کہہ کر تیزی سے اندر چلا گیا۔

کیا بات ہے ذیشان بھائی اس نے اندر داخل ہو کر پریشانی سے پوچھا۔

میں امی کا جائیداد سے حصہ مانگ رہا ہوں مگر ماموں انکاری ہیں وہ بولا۔

کونسا حصہ ساحر حیران ہوا جب آپکے والد صاحب آپکو۔۔۔۔ساحر نے کہنا چاہا مگر ابو نے اسے ڈانٹ دیا۔

جاؤ یہاں سے ساحر تم۔

نہیں بڑے ماموں وہ تیزی سے ساحر کے آگے آیا تم کیا کہہ رہے تھے بتاؤ اس نے ساحر کی آنکھوں میں جھانکا۔

وہ ذیشان بھائی جب انکل نے پھوپھو کو ڈائیورس دی تھی تب ہی ابا اور چاچو نے

پھوپھو کو ان کا حصہ اور اپنے اپنے حصے میں سے تھوڑی رقم دی تھی تاکہ آپ باعزت زندگی گزار سکیں اور آج آپ ان ہی ماموں کو بے عزت کرنے کا سوچ رہے ہیں وہ افسوس سے بولا۔

میں یہ کیسے مان جاؤں وہ بے یقینی سے بولا۔

رکیں میں آتا ہوں۔۔وہ کہہ کر چلا گیا۔

پھوپھو آپ بتائیں ابو نے آپ کو جائیداد میں سے حصہ دیا تھا اس نے ان کو بھی ادھر لایا اور پوچھا۔

کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو وہ حیران ہوئیں۔

ذیشان گھبرا سا گیا جبکہ ساحر پرسکون انداز میں بولا کہ میں چاہتا ہوں آپ کو جائیداد میں سے حصہ دیا جائے اس نے بات سنبھالی جبکہ اس کے والد چپ چاپ کھڑے تھے۔

ہاں بھائی جان نے مجھے دے دیا تھا ان کو بھتیجے کی بات پر بہت خوشی ہوئی کہ وہ حق ادا کرنے والوں میں سے ہے۔

اچھا اب آپ جائیں ہم بھی آتے ہیں وہ چلی گئیں۔

چلیں ذیشان بھائی اپنے بھائی کو سٹیج تک پہنچا آئیں اس نے ابو کا کندھا تھپتھپایا جو

صدمے کے زیر اثر تھے کہ بھانجے نے کس طرح بلیک میل کرنا چاہا۔

بڑے ماموں مجھے معاف کر دیں وہ شرمندہ تھا ساحر پلیز تم بھی۔۔۔۔

ارے آئیں نا۔۔۔ ساحر اس کو لے کر باہر آ گیا اور چاچو کو میسج کیا ابو برائیڈل روم

میں ہیں آپ کو بلا رہے ہیں۔

چاچو آ کر ان کو ساتھ لے گئے۔

ساحر نے کمرہ فائزہ کی پسند کے عین مطابق سجایا تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس پر پھولوں کی بارش ہونے لگی۔

بس بس اب جاؤ میں اپنی دلہن کو خود لے جاؤں گا ساحر خود کو دوستوں سے بچا کر

لڑکیوں کے نرغے میں پھنسی فائزہ تک پہنچ کر ان سے بولا۔

اچھا سب نے معنی خیز انداز میں کہا اور کھلکھلا کر چل دیں۔

ساحر نے تیزی سے دروازہ بند کیا اور اس کا ہاتھ تھام کر پھولوں کی راہداری پر چلنے لگا

جس کے ہاتھ برف ہو رہے تھے۔

بیڈ کے قریب پہنچ کر فائی زہ ابھی یہ ہی سوچ رہی تھی کہ اوپر کیسے بیٹھوں لہنگا کیسے سنبھالوں کہ ساحر نے اس کا لہنگا اوپر کر کے اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر بیڈ تک پہنچنے کا راستہ بنایا فائی زہ نے نفی میں سر ہلایا۔ مگر ساحر کے اصرار پر اس نے اپنے پاؤں اس کے ہاتھوں پر رکھے اور اس کے کندھے کا سہارا لے کر بیڈ پر بیٹھ گ ئی۔

ساحر نے ایک خوبصورت سی چین اس کے گلے میں پہنائی اور اس کی مہندی والے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر سہلانے لگا۔

میں آج تم سے وعدہ کرتا ہوں آخری سانس تک صرف تمہارا رہوں گا تمہیں وہ ہر خوشی دوں گا جو میرے بس میں ہوئی اور ہمیشہ تمہارا خیال رکھوں گا وہ جذبات سے چور ہو کر بولا۔

اٹھ کر شکرانے کے نفل پڑھ لو میں بھی پڑھتا ہوں۔

تین دن بعد ابو وہ ہم ہنی مون کے لی ئے جانا چاہ رہے ہیں اس نے ناشتے کی میز پر کہا۔

ہاں ہاں جاؤ انہوں نے اثبات میں سر ہلایا اور آفس آکر پیسے لے جانا مجھ سے جتنے

چاہیئے ہوں وہ بولے۔

چھ ہفتوں بعد جب وہ واپس آئے تو فائی زہ کا چہرہ پہلے سے خوبصورت ہو گیا تھا اور جلنے کا نشان بھی باقی نہ رہا۔

یہ کیسے سب حیران تھے۔

سرجری کروائی مختصر جواب۔

وہ دونوں اک دوجے کی سنگت میں بے حد خوش تھے۔

چند دن بعد عمر کے ہاں ان کی دعوت تھی وہ دونوں گئے عمر نے اسے خصوصاً اپنی بیوی سے ملوایا۔

رانیہ یہ ہیں فائی زہ جن کی وجہ سے آج ہم ساتھ ہیں اس نے احترام سے فائی زہ کو دیکھا۔

فائی زہ جی آپ کی تعریفیں تو بہت سنیں تھیں مگر آپ اپنی تعریفوں سے بڑھ کر حسین ہیں اس نے فائی زہ کا ہاتھ تھام کر خوش اخلاقی سے کہا۔

اور تھینک یو فائی زہ جی اگر آپ انکار نہ کرتی تو مجھے کبھی عمر نہ ملتے اس نے محبت سے عمر

کو دیکھا۔

نہیں رانیہ مجھے انکار کرنا ہی تھا اگر انکار نہ کرتی تو مجھے ساحر کیسے ملتے اس نے محبت سے کہا جبکہ ساحر حیران ہو گیا اتنا واضح اظہار!

"ملے جو مجھے زندگی بھر کے لیے کچھ لینے کی اجازت

میرا جواب ہو گا

صرف تم

ہر بار تم

آخری سانس تک تم"

اور میں صرف تمہارا ساحر سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کے سامنے جھکا اور وہ کھلکھلا اٹھی۔

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews